ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر أعلیٰ نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۱ر فروری ۱۹۹۷ء شمارہ ۸
۱۳ر شوال ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۲۱ر تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی

اس سال کو لقائے باری تعالیٰ کا سال بنادیں

وہ دشمن جو ہماری ہلاکت کی خوابیں دیکھ رہا ہے

وہ جہاں اپنی ناکامی و نامرادی کو دیکھے وہاں وہ آپ کو باخدا بنتے ہوئے دیکھے

(اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں عیدالفطر کا اجتماع)

(نمائندہ الفضل) . مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۷ء بروز اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا مرکزی عیدالفطر کا اجتماع ہوا جس میں کم وبیش ۵ ہزار مرد وزن اور بچے باوجود سرد موسم کے شریک ہوئے۔ سردی اور بارش کے امکانی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایسی مارکیوں کا اہتمام کیا تھا جو موسم کے اعتبار سے آرام دہ تھیں۔

عیدالفطر کی نماز کی ادائیگی کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر تھا اور دس بجے تک اسلام آباد کا میدان کاروں اور دیگر سواریوں سے بھر چکا تھا۔ مردانہ اور زنانہ مارکیوں میں جگہ کم پڑ رہی تھی۔ ادھر احباب جماعت اہل وعیال سمیت قطار اندر قطار چلے آرہے تھے جس کی وجہ سے اسلام آباد کے قرب وجوار کے تمام راستے ٹریفک کو روکے ہوئے تھے۔ اس صورت حال کا جب حضور انور کو علم ہوا تو حضور نے نماز عید کا وقت ۲۰ منٹ کے لئے آگے بڑھا دیا چنانچہ نماز عید ٹھیک ۵۰۔۱۰ پر کھڑی ہوئی۔ حضور انور نے خطبہ عیدالفطر ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک جو دائمی برکتیں چھوڑ گیا ہے ان میں سے وہ خدا کے مخلص بندے ہیں جن کو ہمیشہ کے لئے توبۃ النصوح کی توفیق ملی۔ بہت سے خدا کے بندے جو خدا کے بندے ہوتے ہوئے خدا کے بندے نہیں تھے اس رمضان کی برکت سے خدا کے بندے بن گئے۔ پس ان معنوں میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ رمضان بہت سی برکتیں چھوڑ گیا۔ حضور نے فرمایا اسی طرح مباہلہ کے پس منظر میں بھی دیکھا جائے تو مجھے یقین کامل ہے کہ یہ رمضان بہت دیرپا رہنے والی برکتیں چھوڑ گیا ہے۔ پس تمام عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کو خداتعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچاتا ہوں اور ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کا وہ جواب دیں گے کہ "ہاں اے اللہ ہم حاضر ہیں۔ ہم تیری سلامتی تلے آنے کے لئے اپنے آپ کو پاک صاف کریں گے اور ہمیشہ اپنی روحانی پاکی کا خیال کریں گے"۔ پس اس عہد اور نیت کے ساتھ اگر آپ سلامتی کے اس دور میں داخل ہوں تو یہ رمضان کوئی بھی ایسی برکت نہیں جو اپنے ساتھ لے کر چلا جائے۔ رمضان کی برکات کے ذکر کے بعد حضور انور نے خطبہ عیدالفطر کو خاص طور پر عبادات اور نمازوں کے قیام کے لئے موضوع بنایا اور پر معارف انداز میں نمازوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس کا پھل بہت بڑا ہے یعنی اللہ جس کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور اللہ کی رویت حاصل کرنی ہے اور اس لقاء کے بعد پھر دوسری دنیا میں واپسی ہو ہی نہیں سکتی۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو جنت کے حوالہ سے خداتعالیٰ نے ہمیں سمجھایا ہے۔ پس اس موقع پر میرا پیغام عبادت کا قیام ہی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہی ہم نے آج یہ پھل پایا ہے۔ اور آپؐ کی غلامی میں ہم تمام دنیا کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امن کے قلعہ میں داخل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ پس آپ کو لقاء حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے بغیر آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

یہ فیصلہ کریں کہ آپ اللہ کے فضل کے ساتھ برائیوں کے شہر کو چھوڑ کر نیکیوں کے شہر کی طرف ہجرت شروع کر دیں گے

کم سے کم اتنا تو کریں کہ دنیا تمہارے اندر وہ داغ نہ دیکھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی شان کے منافی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۷ر فروری ۱۹۹۷ء)

لندن (۷ر جنوری) : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الزمر کی آیات ۸ اور ۹ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج اللہ کے فضل سے وہ جمعہ کا دن ہے جس دن تمام دنیا میں اس کثرت سے نمازی مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں کہ تمام سال کسی اور موقعہ پر ہمیں مساجد کا ایسا استعمال دکھائی نہیں دیتا۔ زیادہ سے زیادہ وہ تعداد ہے جن کہ یہ نماز پڑھنے کی توفیق ملتی ہے لیکن دوران سال وہ اس توفیق سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ حضور نے فرمایا ان میں کچھ وہ ہیں جن کا مساجد سے ایک دائمی تعلق ہے جو کسی موسم کا محتاج نہیں لیکن جو آج آئے ہیں وہ بھی خدا کی خاطر ہی آئے ہیں اور کئی امنگیں لے کر آئے ہیں۔ کئی یہ امیدیں لے کر آئے ہیں کہ شاید یہ ایک ہی جمعہ ان کے گزشتہ خلاؤں کو بھر دے۔ حضور نے فرمایا یہ ایک جمعہ بلکہ ایک لمحہ اور ایک رات بھی گزشتہ خلاؤں کو بھر سکتی ہے جسے لیلۃ القدر فرمایا ہے لیکن اس کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ اس لیلۃ القدر کے بعد پھر فجر ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

رمضان کا مقدس مہینہ اپنے بے انتہا افضال وانوار سے مومنین کو نوازتے ہوئے رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کی برکتوں کو سب کے حق میں دائمی کر دے اور اس رمضان میں جن نیکیوں کی توفیق عطا ہوئی ہے ان پر ثبات بخشے۔ دوران رمضان حسب معمول مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس القرآن کا نہایت مفید اور روح پرور سلسلہ جاری رہا۔ آخری روز یعنی ۸ فروری کو حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس ارشاد فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں دنیا بھر کے احمدی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ حضور ایدہ اللہ کے درس القرآن کی گزشتہ ہفتہ کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے۔

ہفتہ، ۲۲ر رمضان المبارک، یکم فروری ۱۹۹۷ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیات ۳۷ تا ۳۹ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد "مختال" اور "فخور" کے معنوں کی تشریح فرماتے ہوئے احباب جماعت کو تکبر، بخل، حرص اور کینہ سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور ان آیات کے دیگر مضامین بیان فرمائے۔

اتوار ۲۳ر رمضان المبارک، ۲ر فروری ۱۹۹۷ء:

گزشتہ روز کے درس میں تلاوت کردہ آیات کی تفسیر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے آج حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیات ۳۸ اور ۳۹ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد رحمانیت، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ الفاظ کے معنوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ درس کے آخری نصف گھنٹہ میں چند سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ کے بارہ میں کہ حمام بن منبہ ان کے شاگرد جن کو ۱۵۰ کے قریب احادیث یاد کروائیں جو صحیفہ حمام بن منبہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ایک جرمن شخص برکلمان نامی نے دنیا میں تمام عربی کتب کی فہرست ۷ جلدوں میں بنائی تھی جس میں صحیفہ حمام بن منبہ کا نام بھی درج ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کے نام بھی اس میں درج ہیں؟

☆ حضور انور نے "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ..... الخ" کے ساتھ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر" بھی بتائی تھی۔ ان دونوں دعاؤں میں کیا فرق ہے؟

☆ آیات کے شان نزول کو بعض مفسرین بڑی اہمیت دیتے ہیں اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

☆ قرآن کریم میں جنت اور دوزخ دونوں کے لئے "ابد" کا لفظ آیا ہے۔ اس پر حضور انور روشنی ڈالیں؟

ان کے علاوہ بھی چند سوال کئے گئے جن کے جوابات حضور نے عطا فرمائے۔

سوموار و منگل، ۲۴ر، ۲۵ر رمضان المبارک ۳ر، ۴ر فروری ۱۹۹۷ء:

ان دو دنوں میں حضور انور نے سورہ النساء کی آیات ۴۰ تا ۴۳ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد تفسیری نکات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خداتعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ کسی خبیث اور شریر کو باادب اور نیک کے برابر نہیں کرتا۔ حضور نے عبادت پر زور دینے اور تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دینے کے متعلق ہدایات فرمائیں۔

بدھ ۲۶ر رمضان المبارک، ۵ فروری ۱۹۹۷ء:

حضور انور نے سورہ النساء آیت نمبر ۴۴ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد لفظ "سکاریٰ" کے معانی تفصیل سے سمجھاتے ہوئے اس آیت کے مطالب کو واضح فرمایا۔

جمعرات ۲۷ر رمضان المبارک، ۶ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج بھی حضور انور ایدہ اللہ نے آیت نمبر ۴۴ کی تفسیر کے تسلسل میں نماز پڑھنے پر زور دیا اور فرمایا کہ نماز کسی حالت میں چھوڑنے کی خداتعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں۔

اس کے بعد آیات ۴۵ تا ۴۷ تک کی تلاوت وترجمہ کے بعد جھوٹ بول کر رزق کھانے والوں کے بارہ میں فرمایا کہ ایسے لوگ گمراہ ہو کر راہ راست سے دور ہو جاتے ہیں۔ باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: صفحہ اول (خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ر فروری ۱۹۹۷ء)

آیات میں بہت اہم گہرے نفسیاتی نکات ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اگر روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ سے بے تعلق رہتے ہو تو تمہارا وہم ہے کہ تمہارا خدا سے تعلق ہے۔ اگر آئے اور چلے گئے تو یہ قطعی اس بات کی دلیل ہے کہ تم اپنے وقتی فائدہ کے لئے آئے تھے تمہاری ذات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے انسان کو خدا تعالیٰ آگ والوں میں سے قرار دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بحیثیت احمدی آپ بیدار ہوں۔ اگر آپ نمازیں نہیں پڑھتے رہے تو یہ جمعہ خدا کرے آپ کے کام آجائے مگر آئے گا اسی طرح کہ اس کے بعد آپ ہمیشہ نمازیں پڑھتے رہیں اور خدا کا ہونا شروع ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے جمعہ کی برکت سے اپنے لئے دعائیں کریں اور ایک لائحہ عمل تجویز کریں اور اس فکر کے ساتھ اس جمعہ سے فارغ ہوں کہ ہم اس جمعہ کی برکتوں کو باقی سال میں اپنے لئے سنبھالنے کے لئے کیا کریں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اہم تبدیلیاں جو کرنی ہیں ان میں سب سے اہم جزو عبادت ہے۔ ان آیات میں مرکزی نکتہ عبادت کا ہے اور عبادت میں رات کا حوالہ ہے کیونکہ رات کی عبادت خدا کے حضور خالص ہونے کی ایک خاص شان رکھتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو راتوں کو اٹھنے کی عادت نہیں تھی ان کو رمضان نے راتوں کو اٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ رمضان سے گناہوں نے نجات حاصل کرنے کی ایک توفیق عطا فرمائی۔ رمضان نے نیکی کے کاموں پر چلنے کے لئے آپ کو ایک سہارا دیا ہے اسے بالکل چھوڑ نہ دیں۔

حضور نے معین طور پر نئے آنے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نماز کے بغیر انسان مردہ ہے۔ پس اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنائیں اور نمازیں پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ عبادت کے لئے آپ کو محنت کرنی ہوگی۔ بے فکری کی حالت میں زیادہ زندگی نہیں گزارنی چاہئے۔ آج اپنے مستقبل تبدیل کرنے کے فیصلہ کے ساتھ یہاں سے اٹھیں۔

حضور نے فرمایا کہ عبادت کے فیصلہ کے وقت یہ بھی غور کریں کہ آپ کو غسل بھی کرنے ہیں، وضو بھی کرنے ہیں۔ یہ سوچیں کہ کئی بدیاں ہیں جنہوں نے آپ کو خدا سے ہٹا رکھا ہے۔ ان بدیوں پر نظر کریں اور فیصلہ کریں کہ ان بدیوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کرنا ہے اور عبادت سے پہلے یہ فیصلے ضروری ہیں۔ غسل اور وضو ظاہری غسل اور وضو بھی مراد ہے اور فی الحقیقت اندرونی غسل اور وضو مراد ہے۔

حضور نے فرمایا کم سے کم اتنا تو کریں کہ دنیا تمہارے اندر وہ داغ نہ دیکھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی شان کے منافی ہیں۔ ان سارے مضامین کو سمجھیں اور اس سال یہ فیصلہ کریں کہ آپ اللہ کے فضل کے ساتھ برائیوں کے شہر کو چھوڑ کر نیکیوں کے شہر کی طرف ہجرت شروع کر دیں گے۔ حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ یہ کریں تو پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا انجام نیک انجام ہوگا مگر لازماً آپ کو نیکیوں کی طرف ہجرت کرنی ہے خواہ گھسٹ کر جانا پڑے۔ یہ کیفیت اپنے پر طاری کریں پھر یہ جمعۃ الوداع بدیوں کو دور کرنے والا جمعہ بن جائے گا اور اس چیز کو وداع کرنے کا جمعہ بن جائے گا جو خدا کو ناپسند ہے۔ اور ہر اس چیز کے استقبال کا جمعہ بن جائے گا جو خدا کو پسند ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ زیادہ تر توجہ اجتماعی دعاؤں کی طرف کریں، سارے بنی نوع انسان کے لئے، تمام جماعت احمدیہ کے مفادات کے لئے، ان تمام نقصانات سے بچنے کے لئے دعائیں کریں جو جماعت کی راہ میں اتفاقاً یا گھات لگا کر بالارادہ شرارت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا جہاں اپنے لئے وہ دعائیں کریں جن کی طرف متوجہ کیا ہے وہاں بنی نوع انسان کے لئے، عالم اسلام کے اعلیٰ تقاضوں کے لئے، احمدیت کی ترقی کے لئے، ہر شر سے بچنے کے لئے دعائیں کریں۔ ان وسیع اور جامع دعاؤں کے اندر ہی چھوٹی موٹی ضرورتوں کے لئے دعائیں آجاتی ہیں اور پھر خود ہی وہ کام ٹھیک ہو جایا کرتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ اول (اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں عیدالفطر کا اجتماع)

حضور نے فرمایا آج دنیا والوں کو لقاء والے چہروں کی ضرورت ہے۔ کوئی دلیل نہیں ہے جو دنیا کو خدا کی ہستی کا قائل کر سکے سوائے اس کے کہ جو خدا کی ہستی کی طرف بلانے والا ہے وہ لقاء سے فیضیاب ہو۔ اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہو۔ اس کو دیکھ کر اللہ کا نور دکھائی دے۔ یہ مقام کثرت سے جماعت احمدیہ میں حاصل ہونا چاہئے۔

ان معنوں میں اس سال کو لقاء باری تعالیٰ کا سال بنا دیں اور وہ دشمن جو ہماری ہلاکت کی خوابیں دیکھ رہا ہے، وہ دشمن جہاں اپنی نامرادی اور ناکامی کو دیکھے وہاں وہ آپ کو باخدا بنتے ہوئے دیکھے، یہ بھی دیکھے کہ جماعت احمدیہ کے ایک ایک گھر میں خدا والے پیدا ہو گئے ہیں۔ بچے بھی، جوان بھی اور بوڑھے بھی جنہوں نے خالی زندگیاں بسر کی تھیں موت سے پہلے پہلے ابرار میں داخل ہونے لگے ہیں۔ یہ وہ عید ہے جو حقیقی اور دائمی عید ہے۔

بقیہ: صفحہ اول

مختصرات

جمعۃ المبارک ۲۸ر رمضان المبارک، ۷ر فروری ۱۹۹۷ء.

رمضان المبارک کے درس اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے حضور انور کی اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد نہیں ہوئی۔ آج کے پروگرام "ملاقات" میں ایک پرانی مجلس سوال و جواب دوبارہ دکھائی گئی۔

(ص - م - ش)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

آئمہ تکفیر سے

اور زار اپنا حالِ زار کرو
ہاں کرو مجھ پہ اور وار کرو

ہوشیار اے ائمۂ تکفیر
دلقِ اُمّہ نہ تار تار کرو

جبر و اکراہ کی سیاہی سے
اپنا دامن نہ داغدار کرو

کیا ضروری ہے یہ کہ بن کے شُریح
روحِ ابنِ علیؓ پہ وار کرو

شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ سے
کفر کے تیر آر پار کرو

قید کر کے امام مالکؒ کو
باندھ کر اونٹ پر سوار کرو

پابجولاں ہو ابنِ حنبلؒ پھر
کوئی منصور زیبِ دار کرو

گر ابوبکر نابلس سے اٹھے
کھال کھنچوا دو اور نہ عار کرو

جی اٹھے گر شہیدؒ بالاکوٹ
فتوائے کفر سے دو چار کرو

کوئی ذوالنون، بایزید کوئی
مل سکے تو ذلیل و خوار کرو

یوں نہ تاریخ اپنی دہراؤ
یاد بغداد اور تتار کرو

مقتدر ہے خدائے مجبوراں
جبر کی رہ نہ اختیار کرو

گن سکو تو گنو کرم اس کے
اپنی نادانیاں شمار کرو

ہے کھڑی سر پہ ظلم کی پاداش
اب کرو یا نہ اعتبار کرو

ہم بھی اس دن کے انتظار میں ہیں
تم بھی اس دن کا انتظار کرو

(عبدالمنان ناہید)

کیا جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے "قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے؟

سینکڑوں صفحات پر مشتمل عدالتی فیصلوں پر مبنی تجزیاتی رپورٹ

(رشید احمد چودھری)

(جماعت احمدیہ کے معاندین ملاؤں کو کسی کلمہ گو کو غیر مسلم، کافر اور مرتد قرار دینے سے جتنی خوشی ہوتی ہے اتنی کسی اور بات سے نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی دردناک حقیقت ہے جس سے ہر وہ شخص واقف ہے جو ان ملاؤں کے ان بیانات و مطالبات پر نظر رکھتا ہے جو مختلف اخبارات و اشتہارات میں آئے دن شائع ہوتے رہتے ہیں۔ عامۃ المسلمین کی اخلاقی و روحانی حالت کس قدر گر چکی ہے۔ وہ دین سے بے بہرہ ہیں اور خلاف شریعت اسلامیہ کاموں میں ملوث ہیں اس سے انہیں کوئی دکھ نہیں پہنچتا۔ لیکن کوئی احمدی کلمہ پڑھے، نماز پڑھے، مسجد بنائے یا مسجد میں داخل بھی ہو تو ان کے دلوں میں ایک آگ بھڑک اٹھتی ہے اور ان کے مونہہ سے نفرت کے شعلے برسنے لگتے ہیں۔ احمدیوں کے معاملہ میں اشتعال انگیزی کی خاطر وہ ہر قسم کے جھوٹ اور فریب سے کام لینے کو کار ثواب خیال کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک جھوٹ یہ پھیلایا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی عدالت نے قادیانیوں کو (یعنی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ کو) غیر مسلم قرار دیا ہے۔

ہم بارہا یہ واضح کر چکے ہیں کہ دین و مذہب کا تعلق کسی فرد یا ادارے یا حکومت سے نہیں بلکہ خالق ارض و سماء اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کے مذہب کی تعیین کرے یا کسی کو مومن یا کافر قرار دے۔ جہاں تک دنیوی قوانین کا تعلق ہے تو کسی کا وہی عقیدہ اور مذہب تسلیم کیا جائے گا جس کا وہ شخص خود اظہار کرے۔ مگر بدنصیبی سے جنہوں نے دین کو دنیا کا کاروبار بنا لیا ہو اور عاقبت کا کوئی خوف نہ رہا ہو، جو خود کو خدائی کے مقام پر سمجھتے ہوں ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ وہ اسلام و ایمان کی سند دنیا کی عدالتوں اور اسمبلیوں سے حاصل کرنے پر خوش ہیں اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ خدا اور رسول کی نظر میں مسلمان ہیں یا نہیں۔ جس طرح عیسائیوں نے کفارہ کا عقیدہ اپنا کر بزعم خویش اپنے تمام گناہ یسوع مسیح کے سر ڈال دیئے ہیں اور اب وہ آزاد ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ ان کا عقیدہ کفارہ ہی ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ کچھ اسی طرح معاند احمدیت ملاؤں کا حال ہے۔ پاکستان کی اسمبلی نے انہیں مسلمان قرار دے دیا، اب انہیں کسی نیک عمل کی ضرورت نہیں رہی۔ ان کے نزدیک یہ سرٹیفیکیٹ قیامت کے روز ان کی مسلمانی کے ثبوت کے لئے کافی ہوگا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب پاکستان کے ملاں اپنی اور مسلمانوں کی دینی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے کام سے اپنا ہاتھ کھینچ کر حکومت اور اقتدار کے لئے کوشاں ہیں اور اس ملک میں اس دن سے کہ حکومت کی نظر میں وہ مسلمان ہوئے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہر قسم کی برائی اور بےحیائی اور فحاشی اور عریانی دن بدن زیادہ قوت اور شدت کے ساتھ پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ ہم اس بارہ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے کہ پاکستان کا دینی و مذہبی، اخلاقی لحاظ سے کیا حال ہے اس کا نمونہ الفضل انٹرنیشنل کے ان صفحات میں گاہے گاہے عبرت کی خاطر شائع کیا جاتا ہے۔

اس وقت ہم اپنے قارئین کو جنوبی افریقہ کی عدالتوں میں احمدی مقدمات کی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ مولویوں کے کردار سے پوری طرح باخبر ہو جائیں اور اس معاملہ میں ان کے جھوٹ اور مکر اور فریب سے آگاہ ہو جائیں اور ؎ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

مکرم چودھری رشید احمد صاحب نے نہایت محنت اور گہرے غور کے ساتھ ۳۵۲ صفحات پر مشتمل ان مقدمات کے عدالتی فیصلوں کو پڑھ کر ذیل کے مضمون میں سادہ اور آسان الفاظ میں حقیقت حال کو نہایت عمدہ طور پر جامع انداز میں مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مدیر))

لاہوری احمدیوں کی طرف سے مقدمہ

مئی ۱۹۸۲ء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے ساؤتھ افریقہ میں اسلامک سنٹر بنانے کے لئے فنڈز اکٹھا کرنے کی غرض سے قانون کے مطابق لائسنس کے حصول کے لئے اخبار میں اشتہار دیا۔

اس پر ساؤتھ افریقہ کی غیراحمدی مسلمانوں کی تنظیم مسلم جوڈیشل کونسل (MJC) نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا سنٹر "اسلامک سنٹر" نہیں کہلا سکتا نہ ہی یہ اسلامی طرز کا کوئی ادارہ یا مسجد ہو سکتا ہے کیونکہ کافر کوئی ایسا ادارہ یا مسجد بنانے کے مجاز نہیں ہیں۔

اس پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے قانونی چارہ جوئی کی راہ اختیار کی اور اکتوبر ۱۹۸۲ء میں مسلم جوڈیشل کونسل، مسجد کے ٹرسٹی اور مسلم قبرستان کے ٹرسٹی کو سمن جاری کروا دیئے۔

اس مقدمہ میں دو مستغیث تھے:

اول ۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور)

دوئم ۔ مسٹر اسماعیل PECK جو انجمن اشاعت اسلام کے ممبر تھے۔

مدعا علیہ تین تھے:

اول ۔ مسلم جوڈیشل کونسل (MJC)

دوم ۔ مسجد کا ٹرسٹی

سوئم ۔ مسلم قبرستان کا ٹرسٹی

مدعا علیہان کی طرف سے مقدمہ کے آغاز میں ہی "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" کے مستغیث ہونے پر اعتراض کیا گیا اور یہ دلیل پیش کی گئی کہ کسی ایسوسی ایشن کے افراد کو تو بدنام کیا جا سکتا ہے مگر ایسوسی ایشن بذات خود بدنام نہیں کی جا سکتی۔

چنانچہ ۱۳ جون ۱۹۸۳ء کو اس بات پر فیصلہ سنا دیا گیا اور جج TEBUTT اور جج VAN HEERDEN نے مدعا علیہان کے حق میں فیصلہ دیا اس طرح احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کو بطور مستغیث منظور نہ کیا گیا اور مقدمہ کے مستغیث صرف اسماعیل پیک ہی رہ گئے۔

پیک نے تینوں مدعا علیہان کے خلاف اپنی درخواست میں عدالت سے استدعا کی کہ چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے مسلمانوں کے جملہ حقوق کا حقدار ہے اس لئے MJC کو روکا جائے کہ وہ احمدیوں کو کافر یا مرتد قرار دے نیز مسجد میں داخلہ کا حق بھی دلایا جائے اور قبرستان میں تدفین کا حق بھی دلایا جائے۔

مدعا علیہان کے وکیل کی طرف سے یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ مسٹر پیک کی درخواست کو ڈسمس کر دیا جائے کیونکہ اس کے نتیجے میں عدالت کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں اور ایک سیکولر عدالت کے لئے یہ واجب نہیں کہ وہ اس طرح کے خالص مذہبی فیصلے کرے۔

اس لئے پیشتر اس کے کہ مقدمہ کی اصل کارروائی شروع ہو عدالت کو مندرجہ ذیل چار باتوں پر غور کرنا ہوگا:

اول ۔ مسٹر پیک کو ہرگز اختیار نہیں کہ وہ عدالت سے درخواست کرے کہ اسے مسجد میں داخلہ کا حق دلایا جائے۔

دوم ۔ اسی طرح اسے یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین کے لئے عدالت سے رجوع کرے۔

سوم ۔ اس کے پاس کوئی ایسی وجوہات نہیں جس سے وہ یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کی بدنامی ہوتی ہے۔

چہارم ۔

> "A secular court was not appropriate forum for deciding whether Ahmadi were Muslims or not"
> ("Sunday Times", South Africa, Dated 28-7-85)

یعنی ایک سیکولر عدالت اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں، موزوں فورم نہیں ہے۔

پاکستان سے چھ مذہبی قانونی ماہرین کی آمد

مدعا علیہان نے پاکستان سے چھ مذہبی قانونی ماہرین کو بلانے کی درخواست دی۔ وہ مندرجہ ذیل تھے:

۱) مولانا محمد ظفر انصاری سابق رکن پاکستان قومی اسمبلی اور کونسل آف مسلم ورلڈ لیگ کے بانی ممبر۔

۲) ریٹائرڈ جسٹس محمد افضل چیمہ۔

۳) مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی۔

۴) پروفیسر خورشید احمد۔

۵) ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی۔

۶) پروفیسر محمود احمد غازی۔

مقدمہ کی سماعت

۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو مقدمہ کی سماعت جسٹس برمن (BERMAN) کی عدالت میں شروع ہوئی اور تین دن تک جاری رہی۔ عدالت نے مدعا علیہان کی طرف سے قانونی نقاط پر مشتمل ابتدائی سوالات پر جرح کی اور اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

چند ماہ بعد یعنی ۲۴ جولائی ۱۹۸۵ء کو فیصلہ سنایا گیا۔ عدالت نے اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا سیکولر عدالت مذہبی نوعیت کے جھگڑوں میں فیصلہ کرنے کی مجاز ہے یا نہیں، اپنے فیصلہ میں لکھا:

> "Indeed it appears to me that the resolution of the question whether Ahmadis are Muslims or not may well be more fairly and dispassionately decided by a secular court such as this, than by some other tribunal composed of theologians."
> (Page 5, Judgement Ismail Peck vs MJC)
> (Verdict given on November 20, 1985)

ترجمہ: میرے نزدیک اس بات کا فیصلہ کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں، دینی ماہرین پر مشتمل ٹریبونل کی بجائے سیکولر عدالت، جیسی کہ یہ ہے، زیادہ منصفانہ اور غیرجانبدارانہ طور پر کر سکتی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی شخص کے شہری حقوق متاثر ہوتے ہوں تو وہ عدالت سے اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔

عدالت نے مدعا علیہان کی طرف سے پیش کئے گئے تمام اعتراضات کو مسترد کر دیا اور مستغیث کو یہ حق دیا کہ وہ عدالت میں باقاعدہ کارروائی کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ چنانچہ عدالت نے ۵ نومبر ۱۹۸۵ء کو مقدمہ کی سماعت کا دن مقرر کیا مگر اس دن جب عدالت نے اپنی کارروائی کا آغاز کیا تو مدعا علیہان کے وکیل نے یہ عذر پیش کر کے کہ اس عدالت کو ہرگز یہ اختیار نہیں کہ وہ فیصلہ کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں۔ یہ کہ اس معاملہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ایک غیر مسلم عدالت یہ فیصلہ نہیں دے سکتی کہ مسلمان کون ہے؟ اس طرح وہ عدالت سے واک آؤٹ کر گئے۔

MJC کے صدر محمد ناظم نے سنڈے ٹائمز ساؤتھ افریقہ کو بیان دیتے ہوئے کہا:

"مسلمان کسی غیرمسلم ادارے یا شخص کو ہرگز یہ اختیار نہیں دیں گے کہ وہ فیصلہ کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں" (۲۸ جولائی ۱۹۸۵ء)

اسی طرح روزنامہ جنگ لندن اپنی ۴ دسمبر ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"کیپ ٹاؤن کی مسلم کونسل نے دنیا بھر کے معروف دارالفتاویٰ سے فتویٰ لیا۔ ان کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ کسی غیرمسلم

عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہے اور قرآن مجید نے غیرمسلموں کے پاس فیصلہ لے جانے کو طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا قرار دیا ہے۔ یہ فتویٰ عدالت میں پیش کرنے کے بعد یہ بات واضح کر دی گئی کہ مسلمان اس مقدمہ کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔" (جنگ لندن ۴ دسمبر ۸۵ء)

چنانچہ مقدمہ کی کارروائی جاری رہی اور عدالت نے ۲۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا اور جج نے فیصلہ دیا کہ انجمن اشاعت اسلام کے اراکین سب مسلمان ہیں اس لئے وہ ان تمام حقوق کے حقدار ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ PECK نے ہرجانہ طلب نہیں کیا صرف عدالت کی طرف سے حکمنامہ کا مطالبہ کیا ہے کہ احمدیوں کے خلاف توہین آمیز لٹریچر نہ شائع کیا جائے اور اس کے شہری حقوق بحیثیت ایک مسلمان کے بحال کئے جائیں۔

مسلمان کون ہے؟

مسلمان کون ہے؟ اس سلسلہ میں عدالت نے لکھا کہ:

"According to the evidence placed before the court, and in particular, the writings of the Hadith, there is no need to investigate deeply into the beliefs held by a person to determine whether he is a ' Muslim'. One need only look at some aspects of his apparent conduct. If he is seen praying in the manner of the Muslims prayer, praying in the direction in which Muslims pray, or if he is heard proclaiming the Kalima, for example, then he is a Muslim."
(Page 10, Judgement Ismail Peck vs MJC)
(Verdict given on November 20, 1985)

ترجمہ: عدالت کے سامنے جو شہادت رکھی گئی ہے خاص طور پر حدیث کی رو سے کسی شخص کے متعلق جاننے کے لئے کہ آیا وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اس شخص کے عقائد کے بارہ میں لمبی چوڑی تحقیق کی ضرورت نہیں۔ صرف اس شخص کے ظاہری چال چلن کا مشاہدہ کرنا ہوگا۔ اگر وہ مسلمانوں کی طرح نماز ادا کرتا ہے اور اسی سمت کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے جس سمت مسلمان پڑھتے ہیں۔ یا اگر مثال کے طور پر وہ کلمہ ادا کرتے بھی سنا گیا ہے تو وہ شخص مسلمان ہے۔

عدالت کا فیصلہ

جج ولیم سن نے اپنے فیصلہ میں لکھا:

۱۔ اسماعیل پیک کو مسلمان قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح تمام ان حقوق کا حاصل قرار دیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے ہیں۔

۲۔ مسلم جوڈیشل کونسل کو ایسا لٹریچر شائع کرنے، بانٹنے یا کسی اور طریق سے ممبران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام (لاہور) ساؤتھ افریقہ کے خلاف جھوٹا، مضر، بغض و عناد سے بھرا ہوا اور توہین آمیز لٹریچر کی اشاعت سے منع کیا جاتا ہے۔

اسی طرح مسلم جوڈیشل کونسل کو منع کیا جاتا ہے کہ وہ اراکین انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو کافر، مرتد وغیرہ قرار دیں یا یہ کہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار نہیں دیتے اس لئے کافر ہیں اور مسجدوں میں ان کا داخلہ ممنوع ہے یا مسلمان قبرستان میں ان کی تدفین نہیں ہو سکتی اور یا یہ کہ ایک احمدی کے ساتھ شادی مسلم قوانین کے خلاف ہے۔

۳۔ مستغیث کو MALAY مسجد جو لانگ سٹریٹ اور ڈورپ سٹریٹ کے کونے میں واقع ہے، داخلہ کی اجازت ہے۔

۴۔ مستغیث کو مسلم قبرستان میں دیگر مسلمانوں کی طرح حقوق حاصل ہیں۔

عدالت کے اس فیصلے سے ساؤتھ افریقہ کے غیراحمدی مسلمانوں کو کافی مایوسی ہوئی۔ ناظم محمد نے اخبارات میں بیان دیا کہ وہ اس فیصلے کی پابندی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور تمام مسلمانوں کو کہا کہ وہ سپریم کورٹ آف ساؤتھ افریقہ کے اس فیصلہ کو نظرانداز کریں۔ یہ بھی کہا کہ کوئی کافر کسی دوسرے کافر کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔

مگر نوٹ کرنے کے قابل بات یہ ہے کہ مسلم جوڈیشل کونسل یا کسی مولوی نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل نہیں کی اس لئے یہ فیصلہ بہرحال قائم ہے۔

پاکستانی مولویوں کا بیان

مولانا ظفر احمد انصاری نے جو پاکستان سے آنے والے وفد کے سربراہ تھے واپس جا کر اخبارات کو یہ بیان دیا کہ "ساؤتھ افریقہ کی سپریم کورٹ کے جج ولیم سن نے قادیانیوں کو مسلم قرار دیا ہے۔ مولانا انصاری نے کہا کہ یہ جج یہودی ہے اس لئے مسلم جوڈیشل کونسل نے عدالت کا بائیکاٹ کیا تھا" (ان کا یہ بیان جنگ لندن کی ۲ دسمبر ۸۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا)۔

اسی طرح سید ریاض الحسن گیلانی نے ۴ دسمبر ۸۵ء کے جنگ لندن میں اسی قسم کا بیان دیا اور کہا کہ چونکہ متعلقہ جج ایک یہودی ہے اس لئے ہم نے عدالت کا بائیکاٹ کیا ہے۔

یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جماعت احمدیہ جس کا تعلق خلافت سے ہے اس کا اس مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں تھا کیونکہ وہ یہ جائز نہیں سمجھتی کہ کسی ادارہ، اسمبلی یا عدالتوں سے مسلمان ہونے کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا جائے بلکہ وہ اس معیار کو مدنظر رکھتی ہے جو ایسی چیزوں کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ لیکن مولانا انصاری اور دیگر نمائندگان نے جو بیانات اخبارات کو جاری کئے اس میں جھوٹ اور فریب اور فتنہ انگیزی سے کام لیتے ہوئے "قادیانی جماعت" کا نام لیا۔

مقدمات مابین

شیخ عباس جسیم VS شیخ ناظم

محمد اور مسلم جوڈیشل کونسل

مقدمہ نمبر ۱

مستغیث: شیخ عباس جسیم
مدعا علیہ: شیخ ناظم محمد

مقدمہ نمبر ۲

مستغیث: شیخ عباس جسیم
مدعا علیہ: مسلم جوڈیشل کونسل

مقدمہ فروری ۱۹۸۶ء میں دائر کیا گیا اور عدالت نے فیصلہ ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء کو سنایا۔

فروری ۱۹۸۶ء میں شیخ عباس جسیم (JASSIEM) امام مسجد گراسی پارک نے سپریم کورٹ آف ساؤتھ افریقہ کے راس امید کے صوبائی ڈویژن کی عدالت میں شیخ ناظم محمد صدر مسلم جوڈیشل کونسل پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کر دیا اور ہرجانے کا دعوی کر دیا اس نے اپنی درخواست میں عدالت سے استدعا کی کہ شیخ ناظم محمد نے ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو یوسفیہ مسجد ونبرگ (WYNBERG) میں بھری مجلس کے سامنے اس کے خلاف ہتک آمیز جملہ ادا کیا کہ "وہ (شیخ جسیم) احمدی ہے یا احمدیوں کا حمایتی ہے۔" حالانکہ وہ سنی مسلمان ہے اور کبھی بھی احمدی نہیں رہا۔

اس نے کہا کہ شیخ ناظم محمد نے یہ الفاظ اس وقت کہے جب لوگ رمزی ابراہیم کی شادی کے موقع پر مسجد میں جمع تھے۔

اس کے ساتھ ہی شیخ عباس جسیم نے ایک دوسرا دعویٰ مسلم جوڈیشل کونسل کے خلاف دائر کیا اور کہا کہ وہ مسلم جوڈیشل کونسل کے خلاف بھی ہرجانے کا دعویٰ کرتا ہے اس اضافے کے ساتھ کہ شیخ ناظم محمد نے یہ توہین آمیز الفاظ مسلم جوڈیشل کونسل کی اتھارٹی اور منظوری سے ادا کئے تھے۔

مزید برآں مسلم جوڈیشل کونسل نے لوپ سٹریٹ مسجد کے ٹرسٹیوں پر اثرانداز ہو کر اسے (شیخ عباس جسیم) کو مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا تھا۔

عدالت نے فریقین کی رضامندی سے دونوں مقدمات اکٹھے سنے۔ یہاں یہ بات ضروری معلوم ہوتی ہے کہ فریقین کا مختصر سا تعارف کرا دیا جائے تاکہ مقدمہ اور اس کی کارروائی کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

شیخ عباس جسیم

مسلم جوڈیشل کونسل ۱۹۴۵ء میں بنائی گئی۔ شیخ عباس جسیم اس کا بانی ممبر تھا۔ مئی ۱۹۶۵ء میں مسلم جوڈیشل کونسل نے اس پر الزام لگایا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ تعلقات رکھتا ہے اس لئے اس کو مرتد قرار دیا گیا اور جب قاہرہ سے فتویٰ موصول ہوا جس میں مسلم جوڈیشل کونسل کے کہنے کے مطابق یہ درج تھا کہ تمام احمدی مرتد ہیں اور یہ کہ کوئی احمدی یا احمدیوں کا ہمدرد مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا سرکلر مسلم جوڈیشل کونسل نے تمام مساجد میں بھجوایا مگر جسیم نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔

۱۹۷۱ء میں وہ COOVATOOL مسجد کا امام بنا جس عہدہ پر وہ دسمبر ۸۵ء تک رہا۔

۱۹۷۳ء میں جسیم نے عریفان جس کے متعلق افواہ تھی کہ وہ احمدی ہے کی بہن سے شادی کرلی۔

۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۳ء کے دوران وہ پارک وڈ مسجد میں جز وقتی امام بھی رہا۔ ۱۹۸۳ء میں جسیم مکہ چلا گیا۔

۱۹۸۴ء میں مکہ سے واپسی کے بعد پارک وڈ مسجد کمیٹی نے اسے احمدیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کی وجہ سے بحیثیت پارٹ ٹائم امام نوکری سے

باقی صفحہ نمبر '9' پر ملاحظہ فرمائیں

CHEAP CALLS
ساری دنیا میں بے حد سستے داموں پر ٹیلیفون کریں
اپنے گھر میں مفت ٹیلیفون کی Colt Service لگائیں
یہ سروس ہر لحاظ سے مفت ہے۔
بی۔ٹی، مرکری، Energis، AT & T اور ACC کی کمپنیوں سے سستی ہے۔ آپ UK کی لوکل کالز کے علاوہ نیشنل کالز بھی بہت سستی پائیں گے۔
BT کی موجودہ لائن پر بغیر کسی تبدیلی کے یہ سروس مہیا ہوتی ہے۔
"مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبرز پر رابطہ کریں"
BOND TRADING (G. B.) LTD.
0181-871 3806, 0181-947 7511
01634-580670, FAX: 0181-871 3807
MOBILE: 0956-198662

خطبہ جمعہ

اپنی اولاد کو نیکی کے رستے پر گامزن رکھنا اور خطرات سے بچانا یہ آپ کا اخلاقی اور بنیادی فرض بھی ہے اور حق بھی ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۳ صلح ۱۳۷۶ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

آج ہمارا نئے سال کا پہلا جمعہ ہے اور اس پہلو سے سال کے ادلنے بدلنے کا جو مضمون ہے یا سالوں کے ادلنے بدلنے کا مضمون اور ان کی اہمیت، اس سے متعلق چند عمومی باتیں کہوں گا اور اس کے بعد پھر انشاء اللہ وہی مضمون جو پہلے بیان ہو رہا تھا اور بیچ میں ایک دوسرے مضمون کی وجہ سے وقتی طور پر اسے چھوڑنا پڑا تھا یعنی عام طور پر جماعت احمدیہ کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے سے متعلق چند نصائح، ان کو میں پھر کسی خطبے کا ایک حصہ بنا کر بالآخر اس طرف متوجہ ہوں گا۔

پہلی بات تو سال کے بدلنے سے جو ذہن میں ابھرتی ہے وہ دنیا داروں کا ردعمل ہے۔ جب بھی ایک سال دوسرے سال میں بدلتا ہے تو یہ احساس تو ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جسے ایسے غفلت کی حالت میں گزرنے نہیں دینا چاہئے بلکہ اس تبدیلی کو بطور خاص پیش نظر رکھ کر کچھ ہمیں کرنا چاہئے۔ یہ کچھ کرنے کا جو مضمون ہے یہ مختلف قوموں کے اندر مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اور بسا اوقات مذہبی قوموں میں بھی اور غیرمذہبی قوموں میں بھی وہ لوگ جو حقیقت میں غفلت کی حالت میں رہ رہے ہیں یہ ردعمل صرف ایک بےساختہ خوشی کے اظہار کی صورت میں منتج ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ کس بات کی خوشی ہے۔ کیا حساب کتاب کیا گیا، کیا بہی کھاتے بنائے گئے جن کے بعد انسان کہہ سکتا ہے کہ میں نے منافع میں سال بسر کیا ہے، نقصان میں نہیں کیا ہے اس طرف تو کوئی توجہ کسی کی نہیں جاتی۔ اب جو بارہ بجے کی گھنٹی بجائی گئی یعنی وہ جو BIG BANG ہے اس نے بارہ بجائے تو اس وقت اس قدر ایک وحشیانہ حالت اس قوم پر طاری تھی کہ شراب کے نشے میں دھت ہوتے ہوئے ہر قسم کی ان اخلاقی پابندیوں سے بھی آزاد ہو گئے جو بےاخلاق دنیا میں بھی کسی حد تک دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ایسی دنیا جہاں جنسی بےراہ روی بےمحابا جاری ہو چکی ہو وہاں بھی کوئی ضابطہ اخلاق ہے کہ کسی چلتی ہوئی لڑکی کو بےوجہ ہاتھ نہیں لگانا مگر بارہ بجے جو ایک سال کے دوسرے سال میں تبدیل ہونے کا سنگم ہے اس وقت اس ہر چیز کی اجازت ہو جاتی ہے اور بےدھڑک وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا خوشی کا اظہار ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ سال کے بدلنے پر اگر کچھ ناچتا ہے تو وحشت ناچتی ہے اور اسی کا نام اظہار مسرت ہے، خوشی کا اظہار اور اس کا گزرے ہوئے سال سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ آنے والے سال کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔

پس جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ اپنے گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کو ایک مسلسل جاری پانی کی طرح دیکھتا ہے جو ہر لمحہ آگے بڑھ رہا ہے اور جو سنگم منائے جاتے ہیں یہ اس قسم کا ہی ہے جیسے اچانک کوئی آبشار آ جائے یا کوئی پل آ جائے جس کے نیچے سے پانی گزرے یا ارد گرد کا منظر بدل جائے لیکن پانی کی رفتار، اس کا ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانا، ایک مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور زندگی کو بھی انسان جب مختلف وقت کے پیمانوں میں دیکھتا ہے تو یہ تو سمجھتا ہے کہ پیمانہ کچھ بدلا ہوا دکھائی دے رہا ہے، کچھ اردگرد کا ماحول بدلا ہے، کچھ رفتار ڈھلوان کی وجہ سے بدلی یا چڑھائی آنے کے نتیجے میں روکیں پیدا ہوئیں غرضیکہ ایک رواں پانی کی طرح ایک زندگی کی مثال دیکھی جا سکتی ہے۔ اور اس تعلق میں جو سوچنے کی باتیں ہیں وہ وہی ہیں جو قرآن کریم نے ایک آیت میں بیان فرما دیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہیں جو یہ ہے "و للاٰ خرۃ خیر لک من الاولیٰ" سب زندگیاں گزر رہی ہیں، رواں دواں ہیں۔ کوئی بھی زندگی ساکت اور جامد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ سکوت اور جمود موت کا نام ہے۔ پس ہر چیز حرکت کر رہی ہے، ہر چیز آگے بڑھ رہی ہے مگر اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری زندگی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر آنے والا لمحہ گزرنے ہوئے لمحے سے بہتر ہے اور بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس یہ وہ پیمانہ ہے جسے ہم پیمانہ صفات کہہ سکتے ہیں اور انسان اسی پیمانے سے خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی دیکھتا ہے۔ تو بعینہٖ تمام صفات اس پیمانے پہ پوری اترتی ہیں۔ اگرچہ خدا میں تبدیلی نہیں مگر جس کائنات کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں ہمہ وقت ایک تبدیلی ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ ہدف کی طرف ہے۔

پس ربوبیت کا مضمون ہے جو اس آیت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے اور گزرتے ہوئے وقت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے۔ پس ربوبیت جہاں بھی ایسی کائنات میں جلوہ گر ہے جہاں اختیار نہیں ہے وہاں بلاشبہ ہر آنے والا لمحہ اس مادی کائنات کا جو شعور کے ساتھ سفر نہیں کر رہی بلکہ بےاختیار قوانین کے تابع سفر کر رہی ہے وہ خدا کی ربوبیت کے عین منشاء کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ اس میں ہر آنے والا لمحہ پہلے سے بہتر ہے۔ ہر چیز منظم ہو رہی ہے، مرتب ہو رہی ہے، نئی نئی شاخیں نکل رہی ہیں اس میں سے اور نشو و نما کا ایسا پھیلتا ہوا دائرہ ہے کہ جو معلوم ہوتا ہے کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا اور واقعتاً ختم نہیں ہو سکتا۔

یہ وہی دائرہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے آیت الکرسی میں یوں فرمایا "و لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شآء" انسانی علم خدا تعالیٰ کے علم کے دائروں پر محیط نہیں ہو سکتا، اسے دائرے میں نہیں لے سکتا۔ صرف اس حد تک وہ علم پائے گا جس حد تک خدا اجازت دیدے۔ کیونکہ خدا کے دائرے جو تخلیق کے دائرے ہیں وہ پھیل رہے ہیں اور اسی طرح علم بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آج انسان ایک علم کے اوپر ایک دائرہ بنائے وہ سمجھے کہ میں نے اس پہ قابو پا لیا اس دائرے کو توڑ کر علم ضرور باہر نکل جائے گا۔ کیونکہ ہر آنے والا دن اس علم میں وسعت پیدا کرے گا، نئی شاخیں کھولے گا وہ اس برتن میں سما ہی نہیں سکتا پھر۔ پس یہ وہ ربوبیت کا مضمون ہے جو ہر آنے والے لمحے کو پہلے سے بہتر دکھا رہا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے اس میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے جو انسان اور دیگر مخلوقات کا فرق دکھاتی ہے۔ دیگر مخلوقات میں جو آگے بڑھنے کا مضمون ہے وہ اپنی کسی خوبی، اپنے فیصلے سے تعلق نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کی ایک جاری تقدیر سے تعلق رکھتا ہے جو ہمیں ایک لمبے عرصے تک درجہ بدرجہ ترقی دے کر یہ سمجھاتا ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ آگے بڑھانے والا ہے۔ اور جب وہاں جا کر کھڑا کیا جہاں انسانیت شروع ہوتی ہے اور یہ قانون نئے بنا کر ہمارے سامنے رکھے کہ اب تم چاہو تو نیچے کی طرف دوڑ پڑو، چاہو تو اوپر کی طرف جاؤ اب تمہیں اختیار ہے تو جہاں اختیار دیا گیا وہاں اکثر انسان نیچے کی طرف دوڑے ہیں، اوپر کی طرف نہیں گئے اور "اسفل سافلین" کی طرف ان کا رخ ہو گیا۔ ان کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحوں سے بدتر ہوتا چلا گیا اور جب وہ ایک ایسی انتہاء کو پہنچے جس کے بعد پھر ان کو زندہ رہنے کا حق نہیں رہا تو پھر خدا تعالیٰ نے ان قوموں کو برباد کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ان تمام انسانوں کی صف میں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہر لمحہ آگے کی طرف قدم بڑھایا ہے جنہوں نے اس شعوری حق کو استعمال فرمایا اور بہت ہی اعلیٰ طریق پر استعمال فرمایا۔ پس تمام انبیاء اور ان سے پہلے صالحین، ان سے نچلے طبقے میں صالحین، شہداء اور صدیقین سبھی وہ ہیں جن کے آنے والے لمحے پچھلے لمحوں سے آگے ہوتے ہیں اور اس مضمون پر گواہی دے کر مرتے ہیں کہ ربنا و توفنا مع الابرار اے اللہ ہمیں وفات دینا تو نیکوں میں داخل کر کے وفات دینا۔ ادنیٰ حالتوں میں وفات نہ دینا۔ پس گزرے ہوئے وقت کے ساتھ ایک یہ بھی تو مضمون ہے جسے ذہن میں از خود بیدار ہو جانا چاہئے اور اس پہلو سے اپنے سال کا جائزہ لینا چاہئے اور آئندہ سال کے متعلق معین منصوبہ ہونا چاہئے کہ ہم آئندہ کیا کریں گے۔

جہاں تک انفرادی فیصلوں کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی تفصیلی بات کی جا سکے کیونکہ ہر انسان کا مقام الگ الگ ہے۔ جیسے میراتھن دوڑ ہوتی ہے تو اگلوں اور پچھلوں کے درمیان میلوں کا فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ تو ہمارا جو انسانی مقابلہ ہے وہ صدیوں تک بھی پھیلا پڑا ہے بلکہ ہزاروں سال تک بھی۔ پس انسان کی اس دوڑ میں جو اجتماعی دوڑ ہے اس میں پہلے درجے کا جو انسان سب سے آگے ہے اس میں اور سب سے پیچھے آگے بڑھنے والے میں، پیچھے ہٹنے والوں کی بات نہیں میں کر رہا ان کا تو رخ ہی بدل گیا، آگے بڑھنے والوں میں بھی اتنے فاصلے پڑ جاتے ہیں کہ گویا جو سب سے پیچھے ہے وہ اگلے آدمی کے متعلق علم ہی نہیں رکھتا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جس صراط مستقیم پر چلے ہیں اور چلتے رہے

وہ صراط مستقیم ایسی ہے جس کے آخر پر عام آدمی نیکی کی راہوں پر قدم مارنے والے اور گرتے پڑتے آگے بڑھنے والے وہ بھی تو ہیں اور فاصلے بہت ہیں جو صدیوں، ہزاروں سال کے فاصلے بلکہ اس سے بھی زیادہ بن جائیں گے۔ اگر روحانی مراتب کو آپ گہری نظر سے دیکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور ابتدائی نیکی کے سفر کرنے والے کے درمیان یوں معلوم ہوتا ہے کہ لامتناہی فاصلہ ہے، اس کا عام انسان تصور نہیں کر سکتا۔ مگر قدر مشترک کیا ہے۔ اگر قدر مشترک کوئی نہ ہو تو پھر انسان اس نیکی کے رستے پر چلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قدر مشترک خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے "قل انما انا بشر مثلکم یو حی الی انما الٰھکم الہ واحد" کہ تو کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں اس لئے جتنی ترقی میں نے کی ہے صلاحیت کے لحاظ سے تمہیں اس سے محروم نہیں رکھا گیا۔ تم نہیں کہہ سکتے کہ میں اور قسم کا انسان تھا یعنی بشریت کی صلاحیتوں کے لحاظ سے تمہیں سب کچھ دیا گیا ہے جو مجھے بھی دیا گیا تھا مگر مجھے وحی نے ایک نئی زندگی عطا کر دی اور وحی بھی بغیر کسی استحقاق کے نہیں تھی۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نظر سے دیکھیں یا انسان کی نظر سے دیکھیں تو استحقاق کوئی دکھائی نہیں دیتا مگر اللہ کا کوئی فیصلہ بھی بغیر حق کے نہیں ہوا کرتا ان معنوں میں میں کہہ رہا ہوں کہ وحی بھی استحقاق سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ آخری باریک نظر سے دیکھیں تو حق وق سب اڑ جاتا ہے صرف مالک ہی دکھائی دیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے لئے بھی تو کچھ عدل کے ایسے قوانین بنا رکھے ہیں جو درحقیقت احسان سے تعلق رکھتے ہیں مگر ہماری زبان میں وہ عدل کہلائے گا کیونکہ خدا کا عدل جن چیزوں پر مبنی ہے وہ ساری اس نے عطا کی ہوئی ہیں۔ اس لئے خدا کے عدل کی بنیاد احسان پر ہے اور بندے کے عدل کی بنیاد حقوق پر ہے ان دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ تبھی میں نے کہا تھا کہ مالک کا مضمون ہے جو درحقیقت ایک غالب مضمون ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے مگر اس خطبے میں اس کی تفصیل میں اگر گیا تو یہ مضمون جو میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ادھورا رہ جائے گا۔

پس یاد رکھیں کہ اگرچہ نبوت وہبی ہوا کرتی ہے مگر اس کے باوجود اس کے اندر عدل کا ایک مضمون ہے۔ اور عدل کا مضمون احسان کے پلیٹ فارم پر، اس کی سرزمین پر قائم کیا گیا ہے۔ ہر چیز جو خدا نے دی ہے احسان ہی کے طور پر دی ہے اور پھر اس پہ عدل قائم کر دینا یہ اس کی عجیب شان ہے۔ پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جو انسان کو عدل اور احسان کی تعلیم دی ہے انسان کے عدل کا قدم نیچے سے اٹھتا ہے اور احسان پر جاتا ہے اور احسان کے بعد پھر ایک اور عدل اس میں سے پیدا ہوتا ہے جس سے محسنین پیدا ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہر آگے بڑھنے والے سے اتنا آگے بڑھ گئے کہ جیسے دور افق میں کوئی ڈوب جائے اور پھر دکھائی نہ دے مگر جو قدر مشترک ہے وہ بیان کر گئے اس کو خوب کھول دیا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بےوجہ آگے بڑھ گیا ہے، کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی جس کی وجہ سے آگے بڑھا ہے۔

ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ فلاں وہ تیز دوڑنے والا تھا اس کو خدا نے اچھا جسم دیا تھا، اچھی صلاحیتیں عطا کیں اچھے ماحول میں پیدا ہوا، اچھے تربیت دینے والے اس کو میسر آ گئے تو پھر میرا کیا قصور ہے جو میں پیچھے رہ گیا۔ تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ عدل کا جہاں تک مضمون ہے اس کے پہلے احسان خدا کی طرف سے لازماً ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان دیکھتا ہے تو یہ بحث نہیں کرے گا کہ خدا نے اس پر احسان کیوں کیا، اس پر کیوں نہیں کیا۔ اس نے یہ فیصلہ کرنا ہے صرف کہ جب دوڑ ہوئی تھی تو کون آگے بڑھا ہے۔ اس کی ماں نے دودھ نہیں پلایا اس لئے وہ آگے نہیں بڑھ سکا بلکہ بکری کے دودھ پر پالا گیا ہے اس لئے آگے نہیں بڑھ سکا یہ بحثیں تو نہیں اٹھائی جائیں گی۔ صرف یہ دیکھا جائے گا کہ جب دوڑ ہوئی تو آگے کون بڑھا مگر آگے بڑھنے کے باوجود اگر کوئی یہ پیغام دیتا چلا جائے کہ جہاں تک ابتدائی صلاحیتوں کا تعلق تھا انسانی قدر مشترک کا تعلق ہے وہ سب ہم میں برابر تھیں اس لئے یہ کہہ کر پیچھے نہ رہ جانا کہ تمہیں خدا نے وہ توفیق ہی نہیں بخشی تھی۔ توفیق بخشی لیکن تم نے اس توفیق سے استفادہ نہیں کیا اور پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا۔

اب یہ جو مضمون ہے توفیق والا یہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ سمجھایا تھا پھر بھی بعض دفعہ لوگوں کے دل میں دوبارہ سوال اٹھتے ہیں۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ بشریت کی توفیق کا یہ مطلب ہے کہ ہر بشر کی جو حقیقی موجود توفیق ہے وہ ایک جیسی ہوا کرتی ہے۔ کسی بشر کی نظر تیز ہے، کسی کی نظر کمزور ہے۔ کسی کو سونگھنے کی پوری صلاحیت نہیں۔ کوئی بہرا ہے، کوئی بہرا اور اندھا اور گونگا بھی ہے تو اگر اس تفصیل میں جاکر آپ دیکھیں تو "قل انما انا بشر مثلکم" کی بات یہاں صادق نہیں آتی پھر۔ اس لئے وہ جو "بشر مثلکم" کا مضمون ہے وہ زیادہ وسیع دائرہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے صحیح فہم کے بغیر آپ اس مثال کو سمجھ نہیں سکتے اور دل میں ہمیشہ الجھنیں باقی رہ جائیں گی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں اور ایک ایسا بشر ہوں جس نے اپنے دائرہ استطاعت کو اپنے درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے۔ تم جس حالت کے بھی بشر ہوگے اگر تم اپنے دائرہ استعداد کو اپنی انتہائی طاقتوں تک بڑھا دو گے تو پھر خدا تم سے یہ سلوک ضرور فرمائے گا کہ تم سے بھی ہم کلام ہو، تم سے بھی اپنا تعلق قائم کرے گا مگر اس کے لئے کچھ شرطیں ہیں اور وہ شرطیں اس کے بعد بیان ہوئی ہیں "انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی" مجھ پر وحی کی جا رہی ہے۔ اس نے بشریت کے باوجود ایک نئی روشنی مجھے عطا کر دی ہے۔ "انما الٰھکم الٰہ واحد" اس توحید کے پیغام میں وہ خوش خبری ہے جس کی طرف میں متوجہ کر رہا ہوں کہ خدا ایک ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ہر ایک سے الگ الگ سلوک کرے۔

"انما الٰھکم الٰہ واحد" تم اندھے ہو، کانے ہو، لولے ہو، لنگڑے ہو مگر یاد رکھنا تمہارا خدا ایک ہے۔ وہی خدا ہے جو محمد رسول اللہ کا خدا تھا، جس نے محمد رسول اللہ سے احسان کا سلوک کیا وہ کیسے تمہیں بےاحسان چھوڑ دے گا مگر اس کے لئے بشری صلاحیتوں کے تفصیلی تقاضوں کی بحث نہیں اٹھائی۔ فرمایا "یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجوا لقآء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً و لا یشرک بعبادۃ ربہ احداً" دو شرطیں ہیں جو تم میں سے ہر ایک پوری کر سکتا ہے۔ بشریت کی طاقتیں الگ الگ ہوں گی بےشک لیکن ان شرطوں میں قدر مشترک میں تم سب اسی طرح برابر ہو اور ہر ایک کو برابر یہ توفیق ہے کہ وہ انہیں پورا کر سکے۔

عمل صالح کرو اور عمل صالح کی تعریف یہ فرما دی کہ ہر شخص جو اپنی توفیق کے مطابق کچھ کام کرتا ہے اور جہاں تک اس کو نیکی کا فہم ہے اس فہم کے مطابق نیکی پر عمل کرتا ہے وہ عمل صالح ہے۔ اس لئے ایک اندھا بھی جو سوٹی کی مدد سے رستہ ٹٹولتے ہوئے چلتا ہے وہ عمل صالح بھی کر سکتا ہے عمل صالح کے بغیر بھی پھر سکتا ہے۔ عمل صالح کا مطلب ہے کہ وہ اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے وہ تمام احتیاطیں برتے کہ بےوجہ ٹکریں نہ مارتا پھرے۔ ایک دفعہ کوئی اندھا لیمپ جلا کر رات کو پھر رہا تھا تو کسی عقل کے اندھے نے اس سے پوچھا کہ تم عجیب بےوقوف آدمی ہو تمہیں نظر آتا نہیں روشنی لئے پھرتے ہو۔ اس نے کہا میں روشنی اپنے لئے نہیں تمہارے جیسے اندھوں کے لئے لئے پھرتا ہوں، تم نہ ٹکر مار دو میرے سے۔ تو یہ بھی ایک فراست ہے اور یہ اس کا عمل صالح تھا۔ اس کے عمل صالح نے اس کے اندھے ہونے کے باوجود کیسا روشن دیا کر دیا جس سے اندھیری رات کا ایک حصہ جگمگا اٹھا۔ تو ہر شخص میں ایک عمل صالح کی صلاحیت خدا نے رکھی ہے۔ پس عمل صالح کے حوالے سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وحی فرمائی اور وحی میں یہ قدر مشترک ہے جو بشریت اور نیک لوگوں میں تفریق کرنے والی ہے یعنی بشریت برابر اور پھر بھی ہر بشر کو یہ توفیق مل جانا کہ خدا اس سے ہم کلام ہو جائے، اس سے پیار کا اظہار کرے ان صلاحیتوں نے ہر انسان کو برابر کر دیا ہے۔ پس اندھے کی صلاحیت اور ہے اور دیکھنے والے کی اور۔ گویا عمل صالح کی توفیق دونوں کو ہے کیونکہ عمل صالح کی تعریف ایسی بنا دی گئی ہے جو ہر ایک پر صادق آ جاتی ہے "لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا" اس اعلان نے تو ہر شک کو دور فرما دیا کہ اس دور کا قانون یہ بنا دیا گیا ہے کہ جس کو جتنی توفیق ہے اس کے مطابق اس کے فیصلے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کوئی ہزار میل پیچھے رہنے والا، ہزار میل آگے بڑھ جانے والے سے اوپر قرار دیدیا جائے اس لئے کہ اس نے اپنی صلاحیت کے مطابق پوری حد کر دی، اپنی حد تک جو زور مارنا تھا مار دکھایا اور جو ہزار میل آگے ہے وہ دو ہزار بھی جا سکتا تھا اس لئے اس کو نیچے کر دیا اور جو پیچھے رہ گیا اس کو اوپر کر دیا۔

تو یہ عجیب و غریب قانون ہے جو عجیب و غریب تو ہے مگر بہت ہی اعلیٰ اور لطیف قانون ہے، عدل کے اعلیٰ تقاضے پورے کرنے والا ہے۔ اس لئے انسان جب کسی کو کہتا ہے تم فرسٹ آ گئے ہو تو اس سے تو یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے ساتھ یہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ یہ ہوا تھا۔ میں ان باتوں میں محروم رکھا گیا مگر یہ اس وجہ سے ہے کہ انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ انسان ان باریک لطیف باتوں میں اتر کر موازنے کر ہی نہیں سکتا اس لئے اس نے جھگڑا مٹا دیا یہ کہہ کر کہ ہمیں تو جو نظر آئے گا ہم اس کے مطابق فیصلہ دیں گے یہ ہمارے قوانین ہیں۔ وہ پہلے پہنچا ہے تم بعد میں پہنچے ہو لیکن خدا کی نظر ان تمام لطیف باتوں پر ہے۔ اس لئے وہ عدل جو احسان پر قائم ہوتا ہے میں اس کی مثال آپ کو دے رہا ہوں کہ سارے مضامین احسان ہی کے ہیں۔ مگر اس پر قائم ہونے والا عدل بہت ہی خوبصورت عدل ہے۔ ہر کمزور، ہر بیمار، ہر لولے لنگڑے کو ایک خوشخبری دیدی گئی ہے کہ جس دوڑ کی طرف بلا رہے ہیں وہ سارے بشر کو بلا رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کسی ایک کے رسول تو نہیں تھے تمام بشر، ہر بشر کے رسول تھے۔ پس دعوت عام ہے اور قوانین ایسے بنا دیئے کہ ہر دعوت میں شامل ہونے والا برابری کے یقین سے حصہ لے۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک شرط لازم ہے وہ شرط یہ ہے کہ عمل صالح کے ساتھ

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا کیونکہ شرک عدل کے خلاف ہے۔ اور خدا جب تم سے عدل کرتا ہے، تم اس سے عدل کے بغیر سلوک کرو یہ ظلم ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے شرک کو عدل کے برعکس اور ظلم قرار دیا ہے۔ پھر اس کے عدل کا قانون تم پر نہیں چلے گا۔ جو کسی سے ناانصافی کا سلوک کرتا ہے وہ اس سے انصاف کی توقع نہیں پھر رکھ سکتا۔ پس فرمایا عمل صالح والی جو تمہاری صلاحیتیں ہیں ان کو ہم اسی طرح جانچیں گے جیسا کہ ہم نے بیان فرما دیا مگر ایک خدا کو ماننا اور اسی کی خاطر اپنے آپ کو جھکا دینا اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھنا یہ شرطیں مانو گے تو پھر اپنے نقطہ آسمان کی طرف جو انتہائی بلندی کا نقطہ ہے اس کی طرف تم بھی ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

پس ہر شخص اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے گویا وہ شخص جس نے اپنی صلاحیتوں کے کمال کو ان کے درجہ کمال کی آخری حد تک پہنچا دیا وہ لازماً سب سے اونچا ہوگا۔ مگر ایک شرط اور ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کر رہا ہوں جو یہ ہے کہ آپؐ نے لمحے لمحے کا حساب دیا ہے۔ اور غافل میں اور صاحب عقل انسان میں یہ بہت بڑا فرق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم لمحے لمحے کا حساب رکھتے تھے۔ اپنی زندگی کے لمحے لمحے پر نگران رہتے تھے۔ اگر ہم سالوں کا حساب بھی نہ رکھیں بلکہ دسویں سال کا بھی حساب نہ رکھیں تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو قرآن کریم "و ھم غافلون" کی اصطلاح میں بیان فرماتا ہے اور جہاں جہنم کا ذکر ہے وہاں یہ وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا جہنم کا اکثر حصہ غافلوں سے بھرا ہوا ہوگا جو "غافلون" ہیں۔

اور پھر ایک اور سوال اٹھتا ہے کہ اگر غافل ہے تو غفلت کی حالت میں گناہ کرنے کی سزا کیوں پاتے ہیں۔ وہاں اس مضمون کو کھول دیا گیا، اس آیت کو میں آئندہ انشاء اللہ پھر کسی وقت اٹھاؤں گا بہت اہم مضمون ہے جو اس میں بیان ہوا ہے۔ مگر بات یہ کھولی گئی ہے کہ غفلت کی حالت اگر بالارادہ کمزوریوں سے تعلق رکھتی ہو تو اس میں انسان سزاوار ہوتا ہے اور غفلت کہہ کر جرم کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔ اب ایسے شرابی جو یکم تاریخ کو شرابی بنے یا اس سے پہلے کرسمس میں شرابی ہوئے ان کے متعلق پولیس نے جگہ جگہ بے شمار چیک پوسٹیں بنائی ہوئی تھیں ان کو دیکھ کر، ان کی نگرانی کی، ان کو پکڑنے کی تدبیریں اختیار کی ہوئی تھیں، نئے آلے ایجاد کرنے والوں نے کئے اور پولیس ان کو لئے پھرتی تھی اور ہر ایک کے سانس کا ٹیسٹ لیتے تھے جس کا شبہ پڑے کہ وہ ذرا ڈولتا ہوا چل رہا ہے۔ اور اس طرح کہتے ہیں کہ تقریباً نصف حادثات ہوئے ہیں اس سال۔ لیکن جو شراب کی حالت میں کسی کو مار دیتا ہے اس کے اوپر پولیس یہ مقدمہ نہیں دائر کرتی کہ اس کو پھانسی کی سزا ملنی چاہئے یا عمر قید کی سزا ملنی چاہئے اور حالانکہ یہ غفلت اس کی پیدا کردہ ہے۔

اور قرآن کریم جس غفلت کا ذکر فرماتا ہے وہ وہ غفلت ہے جو انسان کی بالارادہ پیدا کردہ غفلت ہے۔ پس اگر تم اپنی غفلت کے معاملے میں نگران نہیں ہوتے اور غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہو تو پھر جو حادثات ہوں گے تم اس کے ذمہ دار ٹھہرائے جاؤ گے۔ جب تک ہوش نہ ہو قرآن کریم فرماتا ہے تم نے نماز بھی نہیں پڑھنی۔ یہ غفلت کا مضمون ہے جو حیرت انگیز وضاحت اور شان کے ساتھ ایک عظیم روشنی کے ساتھ قرآن کریم ہمارے سامنے پیش فرماتا ہے۔ نماز پڑھنا کتنی اچھی بات ہے مگر فرمایا اگر تمہیں پوری طرح پتہ نہیں کہ تم کہہ کیا رہے ہو تو یہ غفلت کی حالت جو ہے اس کی نماز قبول نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تم ایسے وقت میں اس غفلت کی حالت میں نماز نہ پڑھو ورنہ ہو سکتا ہے تمہارے مونہہ سے کوئی کلمہ کفر ہی نکل رہا ہو۔ کوئی نامناسب باتیں تمہارے تصورات کی نمازیں داخل ہو جائیں۔

اب یہ جو غفلت کی حالت ہے خاص طور پر اس کو پیش نظر رکھ کر اپنی اکائیوں اور دہائیوں کا حساب تو لے کے دیکھیں۔ اگر آپ اس پہلو سے حساب لیتے ہیں جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے لمحے لمحے پر نگران تھے اور یہ نگرانی اتنی کامل تھی اور اتنی مستقل تھی کہ آپ کو تمام بنی نوع انسان پر شہید بنا دیا گیا۔ پہلے شاہد جس کا میں پچھلے خطبے میں ذکر کر چکا ہوں پھر شہید کہ ان کے متعلق آپؐ کی گواہی مانی جائے گی کیونکہ آپؐ نے اپنا لمحے لمحے کا حساب لیا ہے اس لئے آپؐ اس لائق ہیں کہ آپؐ کی کسوٹی پر دوسرے پرکھے جائیں۔ فرمایا جب تمام انبیاء کو قیامت کے دن اپنی اپنی قوموں پر شہید بنا کر لایا جائے گا تو اے اللہ کے رسول تجھے ان تمام انبیاء پر شہید بنا کر لایا جائے گا۔ ان کی امتوں کے اعمال نبیوں کے اعمال کی کسوٹی پر پرکھے جائیں گے اور نبیوں کے اعمال تیری کسوٹی پر پرکھے جائیں گے۔

یہ وہ رسول ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جن کی غلامی میں ہم نے قدم آگے بڑھانے ہیں اور طریق بھی آپؐ نے ہمیں سمجھا دیئے اور قرآن نے یہ مضمون خوب کھول دیا کہ غفلت کی حالت میں گزرے ہوئے لمحے تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں۔ اور وہ جو گناہ پیدا کرتے ہیں ان گناہوں کے تم ذمہ دار قرار دیئے جاؤ گے۔ اور غفلت کی حالت میں اگر نمازیں پڑھنے کی اجازت نہیں۔ تو انسان جو نمازیں پڑھتے ہوئے اکثر غفلتوں میں ڈوبا رہتا ہے اس کو سوچنا چاہئے کہ یہ نماز بھی ایسی ہے جس میں رس نہیں پیدا ہوا اور زور لگانا چاہئے کہ کسی طرح یہ غفلت کی حالت جاتی رہے۔ تو ایک مستقل جدوجہد ہے اور اس کے نتیجے میں اگر قدم زیادہ تیز رفتاری سے آگے نہ بڑھے تو کچھ نہ کچھ آگے بڑھنا چاہئے۔

یہ وہ موازنہ ہے جس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ اپنے ہی کھاتے کھولو اور دیکھو کیا ہوا ہے۔ تو پچھلے سال کی جو بھی اپنی کیفیت ہے اس پر نظر رکھو۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انفرادی طور پر تو ممکن ہی نہیں کہ میں سمجھا سکوں کہ کون کیا کیا کرے مگر ایک پیمانہ جو عالمی پیمانہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا پیمانہ ہے اس پر اپنے حالات کو چسپاں کرتے ہوئے

ہم نے یہ دیکھنا ہے اگر ہمارا ہر لمحہ گزرے ہوئے سال کے ہر لمحے سے آئندہ بہتر نہیں ہو سکتا تو کم سے کم ہر منٹ اگر بہتر ہو سکتا ہے تو وہ بہتر کیا جائے، گھنٹہ بہتر ہو سکتا ہے تو گھنٹہ بہتر کیا جائے، ہفتوں کا حساب کر لو، مہینوں کا حساب کرلو۔ کچھ تو کرو، کچھ تو ایسی مماثلت ہو جو خادم کی اپنے مخدوم سے ہوا کرتی ہے، غلام کی اپنے آقا سے ہوتی ہے۔

پس لازم ہے کہ مہینے نہیں تو کم سے کم ہر سال کچھ نہ کچھ آگے بڑھے۔ کہاں بڑھے گا، کن کن قدموں میں وہ پہلے سے زیادہ سرعت سے وہ سفر اختیار کرے گا یہ فیصلہ ہے جو ہر انسان نے اپنی توفیق کے مطابق کرنا ہے۔ اور اس پہلو سے جن اخلاق کی طرف میں نے آپ کو متوجہ کیا تھا میں ان کی طرف مختصراً پھر واپس لوٹتا ہوں اور آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایک حساب عبادت کا کرلیں اور ایک اخلاق کا۔ یہ دو حساب کرلیں اور اپنے لئے تعلیم معین کریں، اپنے لئے خود فیصلہ کریں کہ اگلے سال میں میں نے ان دونوں چیزوں میں کیا بہتری کرنی ہے۔ نمازوں کی حالت میں بہتری کے لئے یہ لازم ہے کہ انسان اپنی نمازوں کے وقت ان شیطانوں کی شناخت کرے جو نماز میں دخل انداز ہوتے ہیں۔ وہ تجارت کے شیطان ہیں، مقدموں کے شیطان ہیں، بیوی بچوں یا دیگر لوگوں کی محبت کے شیطان ہیں غرضیکہ جتنی بھی قسموں کے شیطان ہیں وہ الگ الگ صورتوں میں الگ الگ انسانوں پر قابض ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک، بعض دفعہ دو، بعض دفعہ دسیوں شیطان اور ان کی شناخت کے بغیر آپ ان کے خلاف جوابی کارروائی کیسے کر سکیں گے۔

تو کسی دن غور کرکے دیکھیں تو سہی کہ نماز میں کون کونسے رخنے ڈالنے والے خیالات ہیں پھر جو جو بھی خیالات ہیں ان کا کسی چیز سے ربط ضرور ہے جو آپکو اچھی لگتی ہے۔ اس ربط کو اگر وہ نماز میں مخل ہوتا ہے تو کاٹ دیں اور کاٹنے کی کوشش جو ہے وہ لمبا وقت لیتی ہے۔ کاٹ دیں کہنا تو آسان ہے مگر ان کا کٹ جانا آسان نہیں ہے۔ اس جدوجہد میں جب آپ داخل ہوں گے تو اس پہلو سے آپ کا ہر لمحہ پہلے لمحے سے بہتر ہوتا ہوا نظر آئے گا یا ہر وقت کا یونٹ جو بڑا بھی ہو تو پہلے یونٹ سے زیادہ بہتر ہوتا ہوا دکھائی دے گا۔ تو ایک تو نمازوں کے متعلق میں سمجھانا چاہتا ہوں بہت ہی اہم قابل توجہ امر ہے۔ میرے نزدیک

اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں اور پہلے تشخیص کریں تعیین کریں۔ تشخیص بیماریوں کی اور تعیین ان اقدامات کی جن کو استعمال کرتے ہوئے آپ نے بیماریوں سے شفا پانی ہے معین ایک راہ عمل اپنے لئے بنا لیں اور اگر آپ کو توفیق ملی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ آنے والا سال گزرے ہوئے سال سے ضرور بہتر ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دوسرا وہ جو معاشرتی بدیاں ہیں جن کے نتیجے میں بہت سی بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے اوپر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ بارہا نصائح کے باوجود جن لوگوں پر نہیں اثر ہوتا ان پر نہیں ہوتا اور اس کے باوجود نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم ہے۔ جو بدخلق اپنی بیویوں سے بدخلق ہیں، اپنی اولادوں سے بدخلق

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

ہیں، اپنے رشتہ داروں سے بدخلقی سے پیش آتے ہیں وہ جب اس قسم کے خطبات سنتے ہیں تو اور بھی زیادہ اپنے گھر والوں کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم بچ جاؤ گے، تم ہو ہی گندے بےہودہ لوگ، میں تمہیں ٹھیک کروں گا۔ اور یہ حوالے نہ دیا کرو مجھے۔ اور وہ پھر بےچارے ہمیں خط لکھتے ہیں اور اسی طرح بعض بےچارے مرد ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اپنی بیویوں کے سامنے وہ اس طرح اف نہیں کر سکتے جس طرح بچوں کو حکم ہے کہ ماں باپ کے سامنے اف نہیں کرنی اور ان کی ہر بات کے اتنا غلام کہ اپنی اولادوں کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر بیٹھے ہیں۔

بیوی غیر احمدی، باپ احمدی مگر ایسا زن مرید کہ وہ اپنی اولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے جہنم کی طرف دھکیلا جاتا دیکھتا ہے اور مجال نہیں کہ جو آگے سے آواز بلند کر سکے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اخلاقی کمزوری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک زوجہ میں پائی تو پیغام چھوڑ دیا کہ جب اسماعیل واپس آئیں تو ان کو کہنا اپنی چوکھٹ بدل لیں اور آپؑ نے طلاق دے دی۔ وہ دین کے لحاظ سے مختلف دین نہیں رکھتی تھیں مگر جہاں دین کا اختلاف بھی ہو اور اولاد کو واضح طور پر لادینی قدروں کی طرف لے جا رہی ہو کوئی بیوی۔ اس کے ساتھ چمٹے رہنے کا جواز ہی کون سا ہے؟ بہت پہلے طلاق دے کر الگ کر دینا چاہئے تھا۔ مگر ایسی بھی ہیں جو عیسائی بنا رہی ہیں، جو دہریہ بنا رہی ہیں، جو ہر قسم کی دینی اقدار سے غافل کرنے کے لئے باقاعدہ سکیم بناتی ہیں اور ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے بہت شریف آدمی، بڑا ہی شریف النفس احمدی، بڑا بااخلاق ہے، چندے بھی دے دیتا ہے اور نمازیں بھی پڑھتا ہے اور دیکھ رہا ہے آنکھوں کے سامنے اس کی اولاد جہنم میں جا رہی ہے۔ یہ شرافت ہے یا نامردی ہے۔ کیا اس کا نام آپ رکھیں گے؟

جن باتوں کے لئے انسان کو نگران بنایا گیا ہے لازم ہے کہ ان پر نظر رکھے اور اس لحاظ سے بھی اپنے حال پر نظر کرے کہ وہ آگے بڑھ رہا ہے یا بحیثیت ایک خاندان کے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اس کا مستقبل کیا ہے۔ جس کی اولاد پیدا مسلمان ہوئی ہو یعنی خدا تعالیٰ نے اسے اسلامی قدروں پر اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کی قدروں پر پیدا کیا ہو وہ اس کی آنکھوں کے سامنے دور ہٹ رہی ہو اور واضح نظر آ رہا ہو کہ رستہ جہنم والا رستہ ہے اس پر آرام سے بیٹھا ہوا ہے اس کو شریف کون کہہ سکتا ہے۔ یعنی شریف ان معنوں میں ہے کہ وہ لوگوں سے معاملے میں ٹھیک ٹھاک ہے مگر یہ شرافت نہیں بزدلی ہے۔ بعض دفعہ بزدلی کا نام شرافت رکھ دیا جاتا ہے۔ کسی نے کسی سے کہا تھا کہ تو جو طاقتور ہے اس کے سامنے بڑا خاموش ہو جاتا ہے اور جو کمزور ہے بےچارہ اس کے اوپر چڑھ دوڑتا ہے۔ اس نے جواب دیا میری طبیعت میں شرافت بڑی ہے، جب میں کسی طاقتور کو دیکھتا ہوں مجھے بڑا رحم آتا ہے اس پر اور جب کمزور کو دیکھتا ہوں مجھے بڑا غصہ اس پہ آتا ہے۔ یہ اس کی شرافت ہے۔ تو شرافت غفلت کے ساتھ اکٹھی ہو نہیں سکتی۔ "و ھم غافلون" والا مضمون سمجھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اپنی اولاد کو نیکی کے رستے پر گامزن رکھنا اور ان خطرات سے بچانا یہ آپ کا اخلاقی اور بنیادی فرض بھی ہے اور حق بھی ہے اور اس غفلت کی حالت میں جو آپ نیک لوگوں کی نسلیں ضائع کر دیتے ہیں پوچھے جائیں گے۔

اگر بےاختیاری کی حالت میں اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر کسی کو ذمہ دار قرار نہیں دیا مگر فطرت کے دکھ میں اس کو سزا ضرور مل جاتی ہے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال دیکھیں کہ اولاد ناشکری بنی، اس نے غلط راہ اختیار کرلی، ایسا عمل نہیں کیا جسے صالح عمل کہا جا سکتا ہے تو حضرت نوحؑ کے قرب نے اسے بچایا نہیں۔ حضرت نوحؑ کو اس وجہ سے سزا نہیں ملی کہ حضرت نوحؑ کی پوری کوششوں کے باوجود وہ اولاد ایسی نکلی۔ مگر ایک چیز ضرور تھی کہ حضرت نوحؑ اس پر تفصیلی نظر نہیں رکھ سکے تھے۔ یہ بھی ایک لطیف غفلت کی قسم ہے۔ اور خدا کا انصاف ایسا کامل ہے کہ اس کی سزا بھی دیتا ہے پھر۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کو جو دکھ پہنچا ہے بیٹے کو غرق ہوتا ہوا دیکھ کر وہ ان کے لئے ایک سزا تھی اور اتنی بڑی سزا کہ بول اٹھے کہ اے خدا تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ میری اولاد ضائع نہیں کی جائے گی۔ تب خدا نے فرمایا کہ تجھے پتہ نہیں یہ تیری اولاد وہ اولاد نہیں ہے جس کے لئے میں نے حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ تو غفلت ہوئی، جرم کے طور پر اس کی سزا تو نہیں ملی مگر فطری تقاضوں کے نتیجے میں سزا ضرور مل جاتی ہے۔ پس جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے وہ غفلت میں اپنی اولادوں کو ضائع کرتے ہیں ان کے لئے مختلف قسمیں اور درجے ہیں۔ کچھ تو غافل ان معنوں میں ہیں کہ ان کو پرواہ ہی کوئی نہیں وہ سمجھتے ہیں میں اپنی ذات کا ذمہ دار، مجھے کوئی فکر نہیں۔ اولاد آزاد ہے جو چاہے کرے میں کیوں کسی کے معاملے میں دخل دوں۔ انہوں نے انصاف کا یہ ایک چربہ بنا رکھا ہے اور حقائق سے دور ہیں۔ جب وہ بچہ فیل ہوتا ہے سکول میں، ان کو فکر ہوتی ہے۔ جب وہ ایسا رستہ اختیار کرتا ہے کہ دنیا میں اس کی صلاحیتیں ضائع ہوں تو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے پورے خرچ کرتے ہیں۔ تو ان کا ایک عمل ان کے دوسرے عمل کو جھٹلا رہا ہے۔ ثابت کر رہا ہے کہ یہ غفلت کی حالت ہے۔ یہ کوئی شرافت نہیں ہے، انصاف نہیں ہے، یہ ضمیر کی آزادی نہیں ہے۔ ضمیر کی آزادی تم وہاں دے رہے ہو جہاں اس کا نقصان ہو رہا ہے، جہاں روحانی نقصان ہو رہا ہے۔ اور جہاں دنیاوی نقصان ہے وہاں تم اس کو ضمیر کی آزادی نہیں دیتے تو اس کا نام تم نے انصاف کیسے رکھ دیا۔

تو اخلاقی حالتوں کی طرف واپس آنے میں اندرونی گھریلو حالتیں ہیں ان پر نگاہ رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ اپنی ساری اولاد کی طرف نظر رکھیں، اپنی بیوی کی طرف نظر رکھیں، اپنے بچوں، ان کے بچوں کی طرف نظر رکھیں اور غافل نہیں ہونا کیونکہ آپ سب کو ایک اکائی کے طور پر بھی دیکھا جائے گا۔ انفرادیت کے لحاظ سے ہر شخص اپنا جواب دہ الگ ہے "لا تزر وازرۃ وزر اخری"۔ کوئی بھی جان نہیں ہے جو کسی اور جان کے لئے ذمہ دار قرار دی جائے اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ مگر بعض بوجھ ہیں جو قومی بوجھ ہیں جیسے انبیاء کے بوجھ ہیں، وہ بڑے عظیم قومی بوجھ ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہر بوجھ اٹھانے والے سے بڑھ کر بوجھ اٹھا لیا۔ ان معنوں میں یہ بوجھ ہے کہ ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں جن کو آسمانوں نے اور زمین نے اور پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا "فحملھا الانسان"۔ محمدؐ رسول اللہ کو دیکھو آگے بڑھے اور سارے بوجھ اٹھا لئے اور سارے بنی نوع انسان کو تعلیم دینے کا اور ان کے لئے نمونے قائم کرنے کا بوجھ اتنا بڑا بوجھ ہے کہ اس کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔ اور اس معاملے میں آپ فرماتے ہیں میں پوچھا جاؤں گا، آپؐ نے ہر ایک کو کہا کہ جس دائرے میں تم نگران بنے ہو دائرے کی وسعت اور مقام کی عظمت کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں بھی تو بڑھتی ہیں اور جہاں تم ناکام ہوگے تم سے سوال کیا جائے گا۔

پس انفرادی بحث الگ ہے اور اجتماعی ذمہ داریوں کی بحث الگ ہے۔ میں آپکو خاندانی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اپنے اہل و عیال کے اخلاق پر گہری نظر رکھنا اور اپنے ہی اخلاق پر نہیں ان کے اخلاق پر بھی لحہ لحہ نگاہ ڈالنا کہ کس طرف کو چل رہے ہیں اور اگر آپ کو اپنے اخلاق ہی کی ہوش نہیں تو ان کے اخلاق پر کیسے نظر ڈال سکیں گے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو توجہ دلائی ہے مختلف نصیحتوں کی صورت میں ان میں انصاف کے مضمون کو بھی چھیڑا ہے، اس میں انتقام کے مضمون کو بھی لیا ہے، عفو کے مضمون کو بھی چھیڑا ہے۔ اس میں سے چند اقتباس پڑھنے کا وقت ہے تاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک کلام پر یہ خطبہ ختم ہو۔

ایک چیز تو بدی کا بدلہ دینا اور عفو کرنا گھر میں اگر اس کا توازن بگڑے تو اس سے پھر تربیت میں ایک فساد برپا ہو جاتا ہے اور یہ مضمون قرآن کریم نے سارے معاشرے کے تعلق میں بیان فرمایا ہے جس کو بطور خاص اپنے گھر میں ملحوظ رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> "بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو، نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کی رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے۔ پس چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت باپابندی محل اور مصلحت ہو، نہ بےقیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ روزانہ گھروں میں جب اپنی بیوی بچوں کو بعض چیزوں سے غافل دیکھتے ہیں بعض چیزوں میں کمزور اور سست دیکھتے ہیں تو اگر آپ کمزوری اور سستی کی حالت سے درگزر کے نام پر بےتوجہی کرتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ بچے ہیں کمزور ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا بیوی نے کوئی زیادتی بھی کردی تو کیا ہوگیا میں معافی دے دیتا ہوں۔ یہ جو جذبہ ہے بظاہر بڑا خوبصورت اور اچھا جذبہ ہے مگر اگر آپ یہ بھول جائیں کہ بعض دفعہ اس قسم کے احسان کے نتیجے میں گھروں میں بداخلاقیاں پنپتی ہیں اور بیویاں پہلے سے بڑھ کر بےلگام ہو جاتی ہیں۔ یا خاوند اگر بیوی بروقت اس کی بدتمیزیوں کا نوٹس نہ لے

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر، پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلی فون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL : 04504-201

FAX & TEL : 04504-202

اور اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہو اور ابتدا ہی میں نظام جماعت کے ذریعے یا دوسرے ذرائع سے اس کو بتا نہ دے کہ یہ تم کرو گے تو میں پھر ساتھ نہیں رہ سکتی اس وقت تک نہ بیویوں کی اصلاح ہو سکتی ہے، نہ خاوندوں کی اصلاح ہو سکتی ہے اور اعراض کا غلط معنیٰ لیا جا رہا ہے۔

اعراض کی تعریف یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی اور قرآن کریم کی اس آیت کے حوالے سے کہ "فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللّٰہ" کہ اگر آپ کسی چیز کو، اس کے جرم کو نظر انداز کرتے ہیں جس کی چوٹ آپ کے دل پر پڑتی ہے مگر نظر انداز کرنے کے نتیجے میں اس کی اصلاح ہوتی ہے تو یہ اجر کی بات ہے اس پر اللہ راضی ہوگا اور آپ کو جزا دے گا۔ لیکن اگر آپ نظر انداز کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جرم کا حوصلہ بڑھتا ہے اور بداخلاقی بڑھتی ہے اور گھر میں فساد پھیلتا ہے اور وہی فساد پھر ہمسایوں میں بھی پہنچے گا رشتے داروں میں بھی پہنچے گا گلی گلی پھرے گا، آزاد ہوکر سارے معاشرے کو برباد کردے گا تب آپ پوچھے جائیں گے۔ اور اس عفو اور درگزر کا نام خدا تعالیٰ کے نزدیک جرم ہے، نیکی نہیں ہے۔ پس کتنی لطیف شرط ہے جس کے ذریعے آپ کو اپنے ہر فیصلے کی شناخت ہو سکتی ہے کہ اچھا تھا یا برا تھا۔

پس اگر آپ کا عفو گھر میں اصلاح کر رہا ہے اور گزرے ہوئے لمحوں سے آپ کے خاندان کا آنے والا لمحہ بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آپ کی سختی اور پکڑ برمحل ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کو آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور طبیعتوں میں درستی پیدا ہو جاتی ہے تو یہ انتقام قابل نفرت انتقام نہیں بلکہ مناسب اور برمحل ایسا ہے جس کو خدا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے، مگر زیادتی نہ ہو۔

ان باتوں کو سمجھ کر اس توازن کو قائم کرنا یہ وہ عدل ہے جو انسانی تہذیب کو قائم کرنے کا پہلا ذریعہ ہے۔ ساری انسانی تہذیب کی تعدیل، اس کی ترتیب، اس کو ایسے معیار پر مناسب انداز میں قائم کر دینا جس سے پھر حسن ضرور پھوٹا کرتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جو جماعت احمدیہ کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ اور اس پہلو سے وہ لوگ جو یہ شکایت کرتے ہیں کہ پندرہ سال ہم نے یہ دیکھا اور اب معاملہ ہاتھ سے نکل گیا ہے اس کا کچھ کریں۔ میں ان کو سمجھا دیتا ہوں اور اب بھی متنبہ کرتا ہوں کہ آپ لیٹ ہو گئے ہیں۔ جب آپ غافل رہے دیکھنے کے باوجود، تو اب جب معاملہ ہاتھ سے نکل گیا اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ حضرت نوحؑ اس وقت کیا کر سکتے تھے جب بیٹا غرق ہو رہا تھا۔ ایک نبی کا بیٹا ایک ایسے عذاب میں غرق ہو جائے جو ظالموں کے اوپر خدا تعالیٰ کی آخری تقدیر ہو جس سے پھر بچ کے کوئی نکل نہیں سکتا کتنا خوفناک واقعہ ہے۔ مگر اس وقت حضرت نوحؑ نے بھی یہ دعا نہیں پھر کی کہ اے اللہ پھر اس کی اصلاح کردے اگر عمل غیر صالح ہے تو اس کا عمل صالح بنا دے کیونکہ حضرت نوحؑ کی فراست جانتی تھی کہ جو کچھ بھی ہوا اب وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے اس وقت انہوں نے توجہ کی استغفار کی طرف اور خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ پھر تو مجھے معاف کر دے جو کچھ مجھ سے ہوا غلطی سے ہو گیا۔ تو اس وقت پھر نظام جماعت کو متوجہ کرنا بالکل لغو حرکت ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

بعض عورتیں کہتی ہیں ہمارا خاوند یہ حرکتیں کرتا ہے، یہ حرکتیں کرتا ہے تیس سال ہم نے صبر سے گزارہ کیا اب نہیں ہوتا۔ تیس سال صبر کیا کیا، اپنی زندگی کو خود جہنم میں جھونکا ہے اور جب خطرہ ایسا پیدا ہوا ہے کہ طلاق تک نوبت آ پہنچی ہے اب تم متوجہ ہو رہی ہو اور کہہ رہی ہو کہ ہمارے حالات کو ٹھیک کرو۔ یہ نفس کے دھوکے ہیں۔ اس خاوند کی بدکرداریوں کے باوجود اس کے ساتھ شیر و شکر ہو کے رہنا یہ بتاتا ہے کہ وہ اس پر راضی تھی اور اس کے باوجود یہ بات ان کو زیادہ پیاری تھی کہ رشتہ رہے اور کوئی فرق نہیں پڑتا جو مرضی کرتا رہے۔ اگر یہ صورت تم نے پندرہ، بیس، پچیس سال تک قائم رکھی تو جو نتیجہ نکلے گا اس کے تم ذمہ دار ہو۔ اور یہ قانون تمہیں یاد ہی نہیں رہا کہ جس کی غلامی کی دعویدار ہو اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے "و للاخرۃ خیر لک من الاولیٰ" تیرا تو ہر لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہے۔ اور آپ کا ہر لمحہ بدتر ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا آپ کو اور فکر نہیں کی، کوئی توجہ نہیں کی۔

تو اس پہلو سے اپنے گزشتہ سال کا بھی موازنہ کریں اور تفصیل سے اپنے خاندانی حالات پر نظر ڈالیں اپنے دوستوں کے تعلقات پر نظر ڈالیں اور پھر آئندہ سال کے لئے اپنے طور پر ذہنی منصوبہ بنائیں تاکہ یہ ہمارا الوداع ہو اور یہ ہمارا استقبال ہو۔ الوداع ایک ایسے سال کو کر رہے ہوں جس کی کمزوریوں پر صاف نظر پڑ رہی ہو۔ اے فلاں کمزوری تجھے بھی ہم وداع کہتے ہیں اور اے فلاں کمزوری تجھے بھی ہم وداع کہتے ہیں اور اے حسن تجھے ہم کھلی آغوش سے خوش آمدید کہتے ہیں، تو آ اور ہمارے سینے سے چمٹ جا اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہ اور پھر اس میں بھی اضافہ کرتا رہ۔ حسن میں بھی ایک لامتناہی اضافہ ہے جو ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس شعور کے ساتھ گزشتہ سال کو وداع کرنے اور آنے والے سال کو خوش آمدید کہنے کی توفیق ملے۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو میں اس پس منظر میں جو میں نے بیان کیا ہے نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب دنیا میں ہر احمدی کا آنے والا سال ہر گزرے ہوئے سال کے ہر وقت سے بہتر ثابت ہو۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔

بقیہ:- جنوبی افریقہ کی عدالت کا فیصلہ

معطل کردیا اور کہا کہ جب تک صاف طور پر معاملہ سامنے نہیں آتا اس کا مسجد میں داخلہ بند ہے۔

۱۳ نومبر ۸۵ء کو مسلم جوڈیشل کونسل کی میٹنگ ہوئی جس میں شیخ جابر نے کہا کہ اسے شکایت موصول ہوئی ہے کہ احمدی اور ان کے ہمدرد Coovatool مسجد میں جاتے ہیں۔

جسیم پر ہمیشہ زور دیا جاتا رہا کہ وہ احمدیوں کو مرتد قرار دے مگر اس نے ایسا بیان دینے سے انکار کر دیا اس کے نزدیک لوگوں کو مسجد میں آنے سے روکنا قرآنی تعلیمات اور سنت کے خلاف ہے۔

جسیم کا عقیدہ یہ تھا کہ "حدیث کی رو سے مسلمان ہونے کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ خدا کی وحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زبان سے اقرار کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے اور خود کو مسلمان قرار دیتا ہے تو وہ مسلمان ہے۔" (کیپ ٹائمز ۲۲ جولائی ۸۷ء)

شیخ ناظم محمد

شیخ ناظم محمد ۱۹۵۶ء میں مسلم جوڈیشل کونسل کا ممبر بنا۔ ۱۹۵۷ء میں وڈپارک مسجد کا امام بنا۔ ۱۱ سال بعد وہ یوسفیہ مسجد کا اسسٹنٹ امام بنا جہاں ۱۹۷۲ء میں سابق امام کے انتقال کے بعد وہ امام بن گیا۔ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۲ء وہ کئی بار مسلم جوڈیشل کونسل کا صدر مقرر ہوا۔

شیخ ناظم کے نزدیک مسلمان ہونے کے لئے متعدد شرائط کے علاوہ یہ بھی ایک شرط ہے کہ ایسا شخص ان تمام لوگوں کی مذمت کرے جو مرزا غلام احمد کو نبی یا مصلح گردانتے ہیں۔ وہ احمدیوں اور احمدیوں کے ہمدردوں کو کافر سمجھتا تھا اور یہی مسلم جوڈیشل کونسل کا موقف تھا۔

(کیا شیخ ناظم اور ان کے ہمنوا ملاں یہ بتا سکتے ہیں کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی جو تعریف فرمائی ہے اس میں کہیں یہ شرط مذکور ہے؟ یا شیخ ناظم اور ان کے ہمنوا ملاؤں نے اسلام کے نام پر کوئی نیا دین گھڑا ہے جس کی تعریف میں انہوں نے یہ شرط داخل کی ہے!؟۔ مدیر)

مسلم جوڈیشل کونسل

مسلمانوں نے ۱۹۴۵ء میں مذہبی معاملات پر غور کرنے کیلئے ایک کونسل بنائی جس کا نام مسلم جوڈیشل کونسل رکھا۔ شیخ عباس جسیم اس کا بانی ممبر تھا۔

۱۹۶۵ء میں قاہرہ سے ایک فتویٰ مسلم جوڈیشل کونسل کے ہاتھ لگا جس کی بنا پر ایک سرکلر تمام مساجد میں بھجوایا گیا جس میں درج کیا گیا کہ

★ تمام احمدیوں، قادیانیوں اور بہائیوں اور ان سب کے ہمدردوں کو مرتد قرار دیا جاتا ہے۔

★ ان کا مسلمانوں کی مسجد میں داخلہ بند ہے۔

★ ان لوگوں کی شادیاں مساجد میں نہیں ہو سکتیں۔ کوئی شیخ یا امام ان کا نکاح نہیں پڑھ سکتا۔ مسلمانوں اور ان کے درمیان شادیاں نہیں ہو سکتیں۔

★ ان کا کوئی فرد مذہبی معاملات میں گواہ یا وکیل نہیں ہو سکتا۔

★ ان کے مردہ کی تدفین مسلم قبرستان میں نہیں ہو سکتی نہ ہی کوئی شیخ یا امام تدفین کی رسومات ادا کر سکتا ہے ان کے مردوں کے لئے دعائے خیر نہیں کی جا سکتی۔

★ ان کا ذبیحہ مسلمانوں پر حرام ہے۔

★ ان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات منع ہیں۔

یہ سرکلر تمام مساجد میں بھجوایا گیا مگر شیخ عباس جسیم نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر اسے مرتد قرار دیا گیا اور مساجد میں اعلان کر دیا گیا کہ احمدی اور انکے ہمدرد چونکہ دونوں مرتد ہیں اس لئے ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔

وقوعہ کی تفصیلات

۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو رمزی ابراہیم کی شادی تھی جس کے لئے لوگ مسجد یوسفیہ ونبرگ میں جمع تھے۔ اس تقریب میں شیخ عباس جسیم اور اس کا بھائی عبداللہ بھی مدعو تھے۔ شیخ عباس جسیم مسجد میں خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا کہ شیخ ناظم جس کے ذمہ شادی کی رسومات ادا کرنا تھیں، آیا اور شیخ عباس جسیم کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا اور اس نے کہا کہ جب تک یہ مسجد سے چلا نہیں جاتا شادی کی تقریب منعقد نہیں ہو سکتی۔ اس پر مسجد میں جمع لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں مگر جب شیخ ناظم نے لوگوں سے کہا کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ شیخ جسیم مسجد سے چلا جائے وہ کھڑے ہو جائیں تو بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اس طرح شیخ عباس جسیم چپکے سے مسجد سے چلا آیا۔ مگر اسی دوران اس کے بھائی عبداللہ کو زبردستی مسجد سے نکالا گیا۔

شیخ عباس جسیم نے کہا کہ اس موقع پر شیخ ناظم نے بھری مجلس میں اس کے متعلق یہ ہتک آمیز الفاظ کہے تھے کہ "وہ یعنی شیخ عباس جسیم احمدی ہے یا احمدیوں کا ہمدرد ہے" اور اسی بنا پر وہ اس کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ کرتا ہے جبکہ شیخ ناظم کا بیان تھا کہ اس نے کسی موقع پر یہ الفاظ ادا نہیں کئے۔

مقدمہ کی کارروائی

مقدمہ کے آغاز میں ہی شیخ عباس جسیم کے وکیل نے عدالت کے سامنے یہ نکتہ اٹھایا کہ ۲۰ نومبر ۸۵ء کو جج ولیم سن نے "پیک VS مسلم جوڈیشل کونسل" وغیرہ کے مقدمہ میں مسلم جوڈیشل کونسل کو حکم دیا تھا کہ وہ احمدیوں کو بدنام کرنے سے گریز کرے۔ اس فیصلے کی رو سے مسلم جوڈیشل کونسل کا احمدیوں کے خلاف فتویٰ پر قائم رہنا خصوصاً لاہوری احمدیوں کے خلاف سراسر غیرقانونی ہے۔ اس کے جواب میں مدعا علیہ کے وکیل نے کہا کہ وہ فیصلہ صرف پیک کے حق میں دیا گیا تھا۔ لاہوری جماعت پر وہ لاگو نہیں ہو سکتا۔

شیخ عباس جسیم کے وکیل نے مزید کہا کہ عدالت نے اپنے فیصلے میں جان بوجھ کر جماعت احمدیہ کے ایک فرد پیک ہی کو نہیں بلکہ تمام افراد کو شامل کیا گیا ہے جن کے خلاف مسلم جوڈیشل

کونسل کی عمومی کارروائیاں ان کو بدنام کرنے کے لئے کی جا رہی تھیں۔

احمدیہ ایشو

مقدمہ کی کارروائی کا آغاز کرتے ہی عدالت کو بہت سارا وقت اس ایشو پر گزارنا پڑا کہ کیا مرزا غلام احمد جو ۱۹۰۸ء میں انڈیا میں وفات پا گئے تھے مسلمان تھے یا مرتد اور کیا لاہوری احمدی مسلمان ہیں یا مرتد؟۔

مدعا علیھان کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا کہ عدالت مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والوں کو مرتد قرار دے۔ اس پر عدالت نے اس بات کو نوٹ کیا کہ پیک کے کیس میں مسلم جوڈیشل کونسل نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ سیکولر عدالت مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کر سکتی مگر اس عدالت میں وہ خود عدالت سے ایک مذہبی معاملہ میں فیصلہ طلب کر رہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"It was Ijma - The opinion of Muslims world wide, and he (Nazim) travelled widely to consult - which obliged the MJC to withdraw from the Peck case, that persuaded it to do so.
That ijma has clearly either done a rapid volte face or is binding only when it suits the MJC. There is no logical reason why different considerations should have applied in the Peck case to any applicable here or in the matter in which ICSA is seeking adjudication on the same issue from the secular court."
(Page 101, 102 Judgement Sh-Abbas Jassien vs Nazim Muhamad)
(and Judgement Sh-Abbas Jassiem vs MJC)
(delivered on 23 February 1990)

ترجمہ: یہ اجماع یعنی دنیا بھر کے مسلمانوں کی متفقہ رائے جس کے لئے ناظم نے مشورہ کرنے کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کیا اور جس کی وجہ سے مسلم جوڈیشل کونسل اس بات پر مجبور ہوئی کہ پیک کے مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لینے سے ہاتھ کھینچ لے۔ اس اجماع سے ہی ان کو یہ قدم اٹھانے کا خیال آیا۔

لگتا ہے کہ یا تو اس اجماع نے تیزی سے قلابازی کھا کر الٹا فیصلہ دیا ہے یا پھر یہ اجماع مسلم جوڈیشل کونسل کو صرف اس صورت میں قابل قبول ہے جب یہ اس کے مفاد میں ہو کیونکہ اس بات کی کوئی منطقی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ پیک کے مقدمہ میں اور حالیہ مقدمہ میں یا اس مقدمہ میں جس میں اسلامی کونسل آف ساؤتھ افریقہ (ICSA) اسی موضوع پر سیکولر عدالت سے فیصلہ طلب کر رہی ہے مختلف طریق کار اختیار کئے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق

عدالتی ریمارکس

جہاں تک مرزا غلام احمد صاحب کا تعلق ہے، عدالت لکھتی ہے:

"He himself had, according to his writings, no doubt, that he was a Muslim, moreover a reformer and reviver sent by God; to rejuvenate Muslim's faith in the Quran and adherence to the teachings of the Holy Prophet, to defend Islam and the Holy Prophet against attacks by the protagonists of other religions, and to woo adherence from other faiths to Islam.
At first he was well regarded and lauded for his propagation of Islam and his defence of that faith and its propounder, the Holy Prophet Muhammed.
Not all Muslims accepted his teachings unreservedly. Certain Batalvi after praising Mirza's earlier work later travelled far to obtain signatures to a fatwa - opinion - condemning him.
However at his death, Mirza was widely praised as a fighter in the cause of Islam by persons of culture, influence, adherence to the undoubted tenets of the faith.
There was no suggestion from them that he was an apostate despite the fact that those who praised him were aware of his claims to have been the Promised Messiah and to have received revelation from God and the general content of his teachings and did not necessarily accept some or all of them."
(Judgement Jassiem vs Nazim and MJC)
(Verdict given on February 23, 1990, Page 3, 4)

ترجمہ: اس (مرزا غلام احمد) کو جیسا کہ اس کی تحریرات سے واضح ہے اس بارہ میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ایک مصلح اور مجدد ہے جس کا کام مسلمانوں میں قرآن اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کا احیاء کرنا، اسلام اور رسول مقبولؐ کا دوسرے مذاہب کے حامیوں کے حملوں سے دفاع کرنا اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنا ہے۔

شروع شروع میں تبلیغ اسلام اور رسول مقبولؐ اور اس کے دین کے تحفظ کرنے کی وجہ سے ان کا بڑا احترام کیا گیا اور کام کی تعریف کی گئی۔

مگر دنیا بھر کے تمام مسلمانوں نے اس کی تعلیمات کو قبول نہیں کیا۔ ایک بٹالوی صاحب جو مرزا صاحب کے ابتدائی کام کی وجہ سے ان کی تعریف میں رطب اللسان تھے بعد میں اس کے خلاف فتویٰ پر دستخطوں کے لئے دوردراز سفر پر گئے۔

تاہم مرزا صاحب کی وفات پر انہیں اسلام کی خاطر دفاعی جنگ لڑنے کی وجہ سے نیز اسلام کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہنے کی وجہ سے مہذب اور بااثر لوگوں نے ان کے کام کو بہت سراہا۔

ان لوگوں کی طرف سے اس بات کا اشارہ تک نہیں ملتا کہ مرزا صاحب مرتد تھے باوجود یکہ جن لوگوں نے اس کی تعریف کی وہ اس کے دعاوی سے بخوبی واقف تھے اور جانتے تھے کہ وہ مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے الہام پانے کا دعویٰ کرتا ہے اسی طرح وہ اس کی عام تعلیمات سے بھی واقف تھے مگر ضروری نہیں کہ وہ اس کے دعاوی میں سے چند یا سب کو مانتے ہوں۔"

مقدمہ کی کارروائی

دوران مقدمہ چار سوالات عدالت کے سامنے آئے:-

۱۔ کیا جسیم مسلمان ہے؟ اگر بحیثیت امام وہ اتنے سال رہنے کے باوجود وہ مسلمان ثابت نہیں ہوتا تو
۲۔ مسلمان ہونے کے لئے کونسی شرائط ہیں؟
۳۔ کیا مرزا صاحب اور ان کے پیروکار مرتد ہیں؟
۴۔ کیا وہ شخص جو لاہوری احمدیوں کو مرتد قرار نہیں دیتا مسلمان کہلا سکتا ہے؟

ارتداد کے بارے میں عدالتی ریمارکس

ارتداد کے بارے میں پروفیسر غازی صاحب جو پاکستان سے خاص طور پر بلائے گئے تھے کا مؤقف تھا کہ اگر کوئی شخص رسول مقبولؐ کے بعد الہام کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ مرتد ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق عدالت کی رائے فیصلہ کے صفحہ نمبر ۱۳۶ پر یوں درج ہے:

"In short, the findings of the court is that there are different views about what are fundamentals of belief, deviation from which takes one outside the fold of Islam.
Ghazi's evidence that there can be no doubt that Mirza was an apostate and his followers are apostate is contradicted by history"
(Page 136 Judgement delivered on 23 February 1990 "

ترجمہ: القصہ مختصر عدالت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس بات کے جواب میں کہ اسلام کے وہ بنیادی عقائد کون سے ہیں جن کے نہ ماننے سے ایک شخص مسلمان نہیں رہتا۔ لوگوں کی مختلف آراء ہیں۔

غازی کی شہادت کہ "اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مرزا صاجب اور اس کے پیروکار مرتد ہیں" تاریخی واقعات سے متصادم ہے۔

پروفیسر غازی نے اپنے بیان میں حد درجہ کوشش کی کہ احمدیوں کو مرتد قرار دیا جائے مگر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عدالت نے لکھا

"Ghazi's evidence, in my view, fell short of showing, despite his sweeping claims and those of Nazim, that it has without doubt been established as a principle of Islam by majority vote or view of appropriately qualified scholars within the Muslim family, members of

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

جرمنی کے مشہور شہر کولون میں پاکستانی بھائیوں کی خدمت
کے لئے ھما ٹریولز کے نام سے پہلی پاکستانی ٹریول ایجنسی

HUMA
TRAVELS

آپ کی خدمت کے لئے ہر دم تیار! جرمنی کے ہر بڑے شہر سے
پاکستان کے لئے فلائیٹ -
وقت اور سرمائے کی بچت کے لئے ہم سے رابطہ قایم کریں!
صرف ایک ٹیلیفون کال۔
ٹکٹ اور مکمل بکنگ وقت سے پہلے آپ کے گھر پر پہنچانا ہمارا کام۔
آپ بھی آزمائیے۔

بذریعہ ٹرکش ائیر لائن - 31 مارچ تک:
جرمنی تا کراچی ـــ ۹۹۹ مارک بشمول تمام ٹیکسز
بذریعہ پی آئی اے 30 جون تک :
1۔ فرینکفرٹ تا کراچی براستہ لاہور\اسلام آباد ـــ ۹۹۹ مارک + ٹیکسز
2۔ فرینکفرٹ تا اسلام آباد \ لاہور نان سٹاپ ـــ 1450 مارک + ٹیکسز
3۔ ریل اور فلائی ـــ 115 مارک
4۔ ٹیکسز: ائیرپورٹ ٹیکس = 8 مارک اور ائیرپورٹ سکیورٹی ٹیکس = 19 مارک

HUMA TRAVELS (Reisebüro)
Prop: MAJ(R) WAHEED ZAFAR RANA
Piccolomini Str. 335 51067 Cologne
GERMANY
Tel: + 49 221 63 66 001 Fax: + 49 221 63 66 001

ذکر الٰہی اور درود و سلام کے روح پرور ماحول میں

جماعت احمدیہ گھانا کے

۶۸ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

صدر مملکت کے نمائندہ کے علاوہ ملک کی ممتاز شخصیات کا حاضرین جلسہ سے خطاب

۴۶ ہزار افراد کی جلسہ میں شمولیت

(رپورٹ. قریشی داؤد احمد ساجد، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا ۶۸واں نیشنل جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء کو کامیاب انعقاد کے بعد بخیروخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ چنانچہ اس جلسہ کے لئے وہی تاریخیں منتخب کی گئیں جن میں ایک سو سال قبل جلسہ اعظم مذاہب ہوا، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مضمون پڑھا گیا۔

حسب سابق یہ جلسہ جماعت احمدیہ گھانا کی اپنی زمین پر منعقد ہوا جو کہ ۲۵ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے اور خاص طور پر یہ جگہ جماعتی اجتماعات کی ضرورت کے پیش نظر خریدی گئی تھی اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام "بستان احمد" تجویز فرمایا تھا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

امسال جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں مقررہ تاریخوں سے تقریباً تین ماہ قبل جلسہ گاہ کی تیاری اور دیگر انتظامات کی تکمیل کے لئے وقار عمل کا سلسلہ شروع ہوا جن میں گریٹر اکرا، سنٹرل، ایسٹرن اور اشانٹی ریجنز سے تشریف لانے والے انصار، خدام، اطفال اور لجنات و ناصرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے اور مؤثر رنگ میں ان انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے مختلف شعبہ جات بنائے گئے تھے۔ جن میں رہائش، پانی، بجلی، طعام، تزئین، صفائی، معلومات و گمشدہ اشیاء، استقبال، طبی امداد، سٹیج، عمومی حفاظت اور ایم ٹی اے قابل ذکر ہیں۔

پورے جلسہ گاہ کو مختلف قسم کے بینرز اور جھنڈیوں سے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ نیز جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے اسی قطعہ زمین پر وسیع پیمانے پر خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔

خصوصی مہمانوں کا تعارف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صد سالہ تقریبات کی اہمیت کے پیش نظر امسال جلسہ سالانہ پر گھانا کے صدر مملکت کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعوت بڑی فراخدلی کے ساتھ قبول کی لیکن گھانا کے حالیہ انتخابات اور ہمسایہ ممالک کے حالات کے پیش نظر بعض مصروفیات کی وجہ سے وہ خود اس جلسہ میں شامل نہ ہوسکے چنانچہ انہوں نے اپنے نمائندہ کے طور پر چیئرمین کونسل آف سٹیٹ H.E.Alhaj Mumuni Bawu Miah کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بھجوایا۔ صدر مملکت کے نمائندہ کے علاوہ جن اہم شخصیات نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی ان کا مختصر تعارف پیش ہے:

(۱) الحاج ادریسو مہاما، وزیر دفاع گھانا۔ یہ اللہ کے فضل سے احمدی ہیں اور لمبے عرصہ سے وزیر دفاع کے عہدہ پر فائز ہیں۔

(۲) مکرم یوسف علی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے

Alhaj Iddrisu Mahama, Minister for Defence in Ghana, shaking hands with Missionaries, Doctors, Teachers and other Officials of the Jamaat

احمدی ہیں اور حکومتی پارٹی .N.D.C کے نیشنل چیئرمین ہیں۔

(۳) Mr.Chris Hesse چیئرمین National Commossion for Civic Education یہ وہ ادارہ ہے جس کے سپرد ملک کے عام انتخابات کے سلسلہ میں لوگوں کے انتخابی عمل اور حق رائے دہی کے بارہ میں معلومات فراہم کرنا ہے۔

(۴) Hon. Mumuni Dimbie II یہ بھی اللہ کے فضل سے احمدی ہیں اور گھانا کے شمالی علاقہ Welem Bele کے پیراماؤنٹ چیف ہیں اور آج کل گھانا کے اپرویسٹ ریجن کے ریجنل ہاؤس آف چیفس کے صدر ہیں۔ یہ گھانا کی آزادی کے بعد پہلی جمہوریت میں ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہ چکے ہیں۔

(۵) Prof. Mr. Dominic Agyeman آپ یونیورسٹی آف کیپ کوسٹ میں لیکچرار ہیں۔ آپ کی قابلیت کے اعتراف کے طور پر حکومت نے حال ہی میں آپ کو Council on Distant Education کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔

(۶) Mionlana A.A. Ziblim یہ دوست اللہ کے فضل سے احمدی ہیں اور گھانا کی ناردرن ریجن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ایک بہت بڑے علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف ہیں۔ انہیں ۱۹۹۶ء کے جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق ملی۔

☆ امسال گھانا کی ناردرن ریجن سے ۳۱ امام اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ یہ امام کماسی کے تربیتی سینٹر سے دو ہفتوں کا تربیتی کورس ختم کرنے کے بعد جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

☆ جماعت احمدیہ گھانا کی تاریخ میں پہلی دفعہ برونگ اہافو ریجن میں سے بھی ۹ نواحمدی اماموں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ ان اماموں کے علاوہ شمالی علاقہ سے تشریف لانے والے ۲۵ چیفس نے بھی جنہیں حال ہی میں قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے جلسہ میں شرکت کی۔

☆ مکرم عبدالمتین صاحب۔ یہ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے نائب صدر ہیں جو امریکہ سے جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

☆ امسال مندرجہ ذیل ممالک سے تشریف لانے والے گھانین احباب نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی: امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلستان، اٹلی، آئیوری کوسٹ، یونان اور بینین۔

☆ جلسہ سالانہ میں جن مذہبی راہنماؤں یا ان کے نمائندگان نے شرکت کی وہ یہ ہیں:

(۱) کرسچین کونسل آف گھانا کے نمائندہ۔

(۲) فیڈریشن آف مسلم کونسل آف گھانا کے نمائندہ۔

(۳) کیتھولک سیکرٹیریٹ کے نمائندہ۔

(۴) ہلال کمیٹی (گھانا) کے نمائندہ۔

(۵) مسلم سٹوڈنٹ یونین برونگ اہافو ریجن کے چیئرمین۔

اسی طرح ایک بڑی تعداد میں احمدی احباب اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے اپنے ہمراہ لائے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

۶۸ویں جلسہ سالانہ کا آغاز مورخہ ۲۶ دسمبر بروز جمعرات نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی الحسن بشیر صاحب، ریجنل مشنری برونگ اہافو ریجن نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی برکات واہمیت کو اجاگر کیا۔

نماز فجر کے بعد امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور انتظامات کے سلسلہ میں حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ۳۰-۹ پر تلاوت قرآن اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جو مکرم حافظ جبریل سعید صاحب، نائب امیر ثالث نے کی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم عبداللہ ایوب صاحب، یونیورسٹی آف گھانا، لیگون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے لئے ایک نصب العین مقرر کیا جاتا ہے۔ امسال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صدسالہ تقریبات کو ذہن میں رکھتے ہوئے Morality; A Pillar for National Reconstruction "اخلاق قومی تعمیر کے لئے ایک ستون" کو جلسہ سالانہ کا نصب العین مقرر کیا گیا تھا۔

عربی قصیدہ اور ترجمہ کے بعد مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن گھانا نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب موصوف نے سب سے پہلے حالیہ ملکی انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے پر حضور اقدس کی طرف سے صدر مملکت کے نام بھجوائے گئے مبارک باد کے پیغام کو احباب کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ نیز رسمی طور پر Mr.Kofi Annin کو یونائٹڈ نیشنز کا جنرل

Mr. Chris Hesse (in suit) Chairman of the National Commission for Civic Education inspecting a Guard of Honour mounted by members of the Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Atfal on his arrival at Bustan-e-Ahmad during the 68th National Annual Conference of the Jamaat.

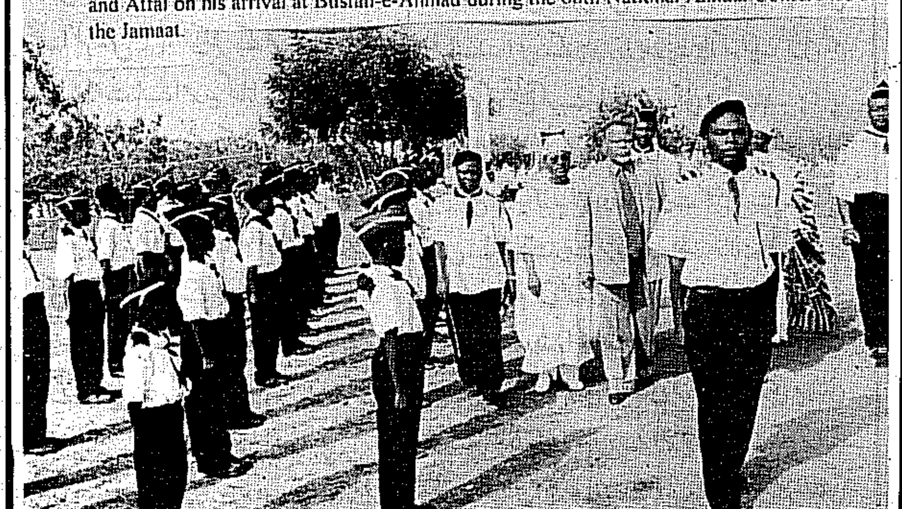

منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی (کہا جاتا ہے کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب مکرم کوفی عنان کے ساتھ متعارف تھے اور حضرت چوہدری صاحب ان کی قابلیت سے کافی متاثر تھے)۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ جنوبی سب صحارن ممالک میں سے یونائٹڈ نیشنز کا جنرل سیکرٹری منتخب ہوا ہے اور گھانا کو یہ سعادت ملی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے حزب اختلاف کے لیڈرز کو بھی مبارک باد پیش کی کہ انہوں نے حالیہ انتخابات کے بعد اپنی شکست کو فراخدلی سے قبول کیا اور صدر مملکت کو انتخابات جیتنے پر مبارک باد بھی پیش کی۔ نیز لیڈرز حزب اختلاف سے اپیل کی گئی کہ وہ ملکی ترقی کی خاطر حکومت کے شانہ بشانہ کام کریں۔

مکرم امیر صاحب نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ملک گھانا کو بےپناہ وسائل سے نوازا ہے لیکن جب تک حکومتی سطح سے لے کر ہر شعبہ زندگی میں اخلاقی اقدار کو بلند نہ کیا جائے ان وسائل کے باوجود ترقی ممکن نہیں۔ نیز اسلامی اصول کی فلاسفی کے ضمن میں بیان کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر کردہ پانچ سوالات کے جوابات دیئے نیز یہ کہ حضور ؑ کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کو کیسے اپنایا جا سکتا ہے۔

تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام مدعو کئے گئے مہمانوں کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" انگریزی ترجمہ تحفہ کے طور پر پیش کی۔ صدر مملکت کے نمائندہ کو بھی یہ کتاب پیش کی گئی۔

مہمان خصوصی کے جو کہ صدر کے نمائندے کے طور پر تشریف لائے تھے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت کی یہ خدمات ملکی ترقی میں بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے دوسرے مذہبی اداروں سے بھی اپیل کی کہ وہ جماعت احمدیہ کے نمونہ کو اپنائیں۔ اعلیٰ اقدار کو اپنانے کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ "گھانا کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس سال کے جلسہ سالانہ کا نصب العین نہ صرف مناسب بلکہ بہت اہم ہے"۔ انہوں نے جماعت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے حکومت کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس موقع پر مبارک باد پیش کی۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس کے اختتام کے بعد معزز مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ۳۰۔۲ پر پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں چیئرمین کے فرائض مکرم الحاج وی۔ اے۔ اسحاق صاحب نے ادا کئے۔ مکرم اسحاق صاحب محکمہ انکم ٹیکس میں ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں اور جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے نیشنل ٹرسٹی ہیں۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر الثالث نے احمدیت کے بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم یوسف احمد صاحب اودسائی، نیشنل سیکرٹری وصایا نے "نظام وصیت" کے بارہ میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نماز مغرب و عشاء کے لئے وقفہ ہوا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد رات ۳۰۔۷ بجے پہلے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کے لئے چیئرمین مکرم الحاج یعقوب بوابنگ تھے۔

مکرم الحاج یعقوب بوابنگ صاحب انتہائی مخلص احمدی ہیں اور جماعت کے لئے مالی قربانی اور وقت کی قربانی میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینی ڈاڈ کے والد محترم ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک اوسائی کوسی صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے تبلیغ اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم ابراہیم بی۔ اے۔ بونسو صاحب، سینئر سرکٹ مشنری نے مالی قربانی اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان سے تقریر کی۔

نومبایعین ائمہ کی ولولہ انگیز تقاریر

اس تقریر کے بعد تین نومبایعین اماموں نے قبول احمدیت کے بارہ میں واقعات بیان کئے۔ ان اماموں میں سے گھانا کی برونگ اہافو ریجن کے علاقہ Atebubu سے تشریف لانے والے ایک امام صاحب نے کہا کہ گھانا کے مختلف علاقوں میں حالیہ فسادات جو اہل سنت اور تیجانی فرقوں کے درمیان اختلافات کے نتیجہ میں رونما ہوئے جن میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، بہت سے لوگ زخمی ہوئے اور معصوم لوگوں کے گھر جلائے گئے اور کئی لوگوں کو اپنے علاقوں سے ہجرت کرنی پڑی اور یہ سب ظلم اسلام کے نام پر ہوا۔ میں نے ان واقعات پر اپنے آپ سے سوال کیا کہ کیا یہی وہ اسلام ہے جو آنحضور ؐ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا؟ اور میں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری صحیح اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے۔ اس کے چند روز بعد پتہ چلا کہ ایک تبلیغی ٹیم اسلام کی تبلیغ کرنے علاقہ میں آئی ہوئی ہے۔ چنانچہ جب میں نے احمدی داعین الی اللہ کی تبلیغ سنی تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ یہ اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت کر لی اب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد مجھے حق الیقین ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے تین دفعہ الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری راہنمائی فرمائی اور میری پریشانی دور ہو گئی۔ نیز انہوں نے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان نعمت عطا کی ہے۔ چاہئے کہ اس نعمت کی دل و جان سے قدر کی جائے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ برونگ اہافو ریجن سے اماموں نے احمدیت میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اس علاقہ میں تبلیغ کی مزید راہیں کھل جائیں گی۔

ایک اور امام صاحب نے کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی لیکن میرے والد صاحب نے احمدیت قبول نہ کی۔ جس کی وجہ سے مجھے اکثر دکھ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں ان کو جلسہ سالانہ پر لے کر آیا ہوں۔ جلسہ میں جماعت کے نظام کو دیکھ کر انہوں نے بھی احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جس سے مجھے بےپناہ خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر میرے والد صاحب کی وفات احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہو جاتی تو مجھے اس کا بہت دکھ ہوتا۔

انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ پہلے ہی احمدی ہیں اگر وہ اس نعمت کی قدر نہ کریں تو یہ ان کی بہت بڑی بدقسمتی ہے کیونکہ اس زمانہ میں جو جماعت حقیقی اسلام پر قائم ہونے کے علاوہ، نظم و ضبط اور مال و وقت کی قربانی میں اپنی مثال آپ ہے اگر کچھ لوگ سنجیدگی سے اس کے لئے کام نہ کریں تو یہ بدقسمتی کی بات ہے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر بروز جمعہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کے بعد مکرم محمد یوسف یاسن صاحب پرنسپل احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج نے "سابقہ احمدیوں کی قربانیاں" کے عنوان سے درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم یوسف بن صالح صاحب ہاؤس ماسٹر احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج نے تربیت اولاد کے عنوان سے درس دیا۔

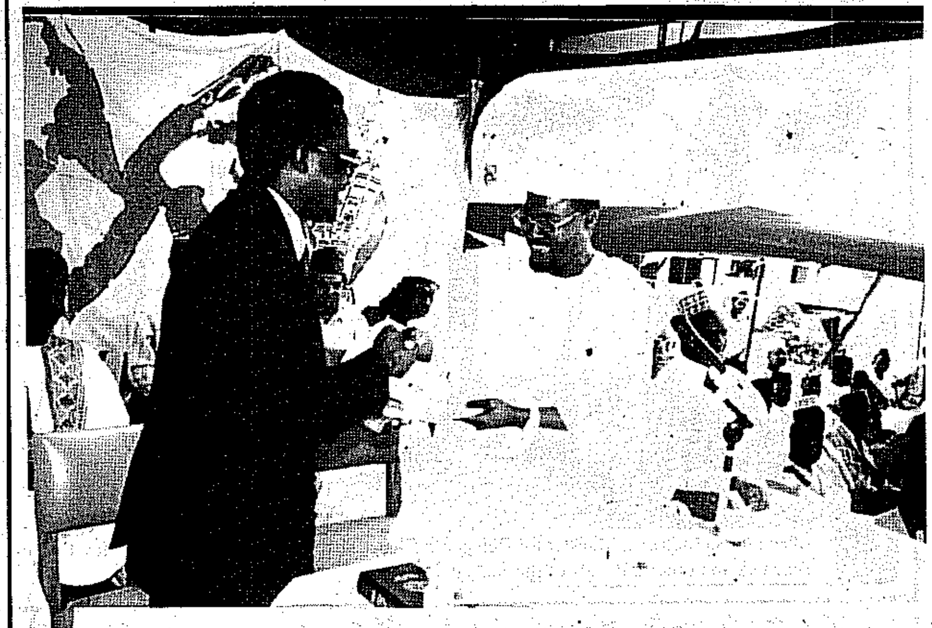

Professor Dominic Agyeman being presented with a copy of the Philosophy of the Teachings of Islam.

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۳۰۔۹ پر ہوا۔ اس اجلاس کے لئے چیئرمین Mr.Mumuni Dimbie تھے اور مہمان خصوصی Mr.Chris Hesse تھے۔ ان دونوں احباب کا تعارف شروع میں آ چکا ہے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح نائب امیر ثانی نے اسلام اور بہتر نظام حکومت کے عنوان سے انگریزی میں تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد بن ابراہیم صاحب نے "اسلام اور ماحول کی حفاظت" کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد بن ابراہیم گھانا کی ویسٹرن ریجن کے ریجنل صدر بھی ہیں اور محکمہ صحت میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ ویسٹرن ریجن کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اس تقریر کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ انتخاب سے قبل اور انتخاب کے دوران عوام کو انتخابی عمل سے روشناس کرانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے ان کے محکمہ سے بھرپور تعاون کیا۔ بلکہ انہوں نے جماعت کے نمائندہ کا نام لے کر کہا کہ جماعت نے انہیں ایسا نمائندہ دیا جس سے ان کے کام میں بہت زیادہ آسانی پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ انتخاب میں مذہبی اداروں نے بہت تعاون کیا جس میں جماعت احمدیہ کا تعاون بےمثال ہے۔ مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد اجلاس کا اختتام ہوا۔

جمعۃ المبارک کی مناسبت سے یہ اجلاس ۳۰۔۱۲ بجے ختم ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل حضور اقدس کا خطبہ جمعہ بذریعہ سیٹلائیٹ (M.T.A) براہ راست سنانے اور دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس خطبہ میں حضور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور پچھلے سال کی کارکردگی کا جائزہ پیش فرمایا۔ حضور اقدس کے خطبہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

چھ بجے شام حضور اقدس کی جرمنی میں منعقدہ مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ دکھانے کا پروگرام شروع ہوا۔ اس پروگرام میں حضور نے دیگر باتوں کے علاوہ سپین میں احمدیت کے نفوذ کے بارہ میں تفصیلات بیان فرمائیں اور اپنی رؤیا بیان فرمائی۔ یہ پروگرام احباب کے ذہنوں کو تبلیغ کی طرف مائل کرنے کے ضمن میں بڑا موثر ثابت ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ناردرن ریجن سے تشریف لانے والے پیراماؤنٹ چیف Mioulana A.A. Ziblim جنہیں ۱۹۹۶ء کے جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق ملی (ان کا مختصر تعارف شروع میں آ چکا ہے) نے "جلسہ سالانہ انگلستان کے بارہ میں میرے تاثرات" کے عنوان سے بڑی موثر تقریر کی۔ انہوں نے خاص طور پر حضور کی شفقت کے واقعات بیان کئے۔ نیز جلسہ سالانہ انگلستان کے حسن انتظام کے بارہ میں بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کے مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے مختلف ملکوں اور قوموں کے لوگوں سے ملے جس کا

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
New
Ar-Raheem
JEWELLERS
Khurshid Market, Hyderi.
Karachi.
Phone: 664-0231, 664-3442
Fax: (92-21) 664-3299

مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی ملاقات صرف اسکیموز سے نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ دنیا کے ہر گوشہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔

انہوں نے جماعتی نظام کے تحت انگلستان کے مختلف علاقوں میں موجود جماعتوں کے دورہ جات کا ذکر کیا کہ وہ جہاں بھی گئے انہیں اخوت اور محبت کا ایک انوکھا رنگ نظر آیا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے گھانین احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس بین الاقوامی نظام میں احمدیت نے ہمیں اکٹھا کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دل و جان سے اس نظام کی قدر کریں۔ پیراماؤنٹ چیف کی تقریر کے بعد ناردرن ریجن سے تشریف لانے والے تین نومبایعین اماموں نے قبول احمدیت کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کی ابتداء بھی حسب سابق نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز تہجد کے بعد مکرم یعقوب بن ابو بکر صاحب سینئر سرکٹ مشنری نے "نمازوں کی برکات" کے عنوان سے درس دیا۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم آدم داؤد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا نے "سابقہ احمدیوں کی مالی قربانیاں" کے عنوان سے درس دیا۔ درس میں انہوں نے ابتدائی زمانہ میں جماعت کے مرد و زن کی جماعت کے لئے قربانیوں کا تذکرہ کیا کہ کس طرح غربت کے باوجود لوگ اپنا مال تبلیغ کے لئے پیش کرتے اور پیدل سفر کر کے دور دراز علاقوں تک احمدیت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ انہوں نے اس ضمن میں کئی احمدی مردوں اور خواتین کے واقعات بیان کئے۔ جلسہ سالانہ کے آخری روز کے پہلے باقاعدہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۳۰۔۹ بجے ہوا۔ اس اجلاس کے لئے مکرم عبدالکریم صاحب براؤن چیئر مین تھے۔ مکرم عبدالکریم صاحب براؤن بڑے مخلص احمدی ہیں۔ یہ دوست گھانا پبلشر کارپوریشن کے مینیجر رہ چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں حضور کی اجازت سے جب پہلی مرتبہ گھانا میں قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور یسرنا القرآن اور مسلم پرئر بک (کتاب الصلوٰۃ انگریزی) شائع کی گئی تو مکرم کریم براؤن صاحب نے اس کام میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ نیز صد سالہ جوبلی کے موقع پر منتخب آیات، احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے گھانا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت تعاون کیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ جوبلی کے ضمن میں Twi اور والے (Walee) زبانوں میں ترجمہ کے ضمن میں بھی آپ نے بہت تعاون کیا۔ اس اجلاس کے لئے مہمان خصوصی Prof. Dominic-Agyeman تھے۔ ان کا تعارف شروع میں گزر چکا ہے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عبداللہ ناصر بوانگ صاحب، ریجنل ڈائریکٹر محکمہ تعلیم، اشانٹی ریجن اور نیشنل سیکرٹری تعلیم و نیشنل ٹرسٹی احمدیہ مسلم مشن گھانا نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد سعید کنوکو جان صاحب Saeed Kwaku Gyan نے "گھانا کے نظام تعلیم کے بارہ میں تخیلات" کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ مکرم سعید کنوکو جان صاحب پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہیں گھانا کے قانون کے مطابق محکمہ تعلیم میں مختلف مذہبی جماعتوں کی نمائندگی ضروری ہے۔ چنانچہ آپ گھانا ایجوکیشنل سروس کونسل میں گھانا کے تمام مسلمانوں کے نمائندہ ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ مسلم مشن آسوکورے نے "نصرت جہاں سکیم اور اس کی اہمیت" کے عنوان سے تقریر کی۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب گھانا میں جماعت کے تمام ہسپتالوں میں موجود ڈاکٹرز صاحبان سے سب سے پرانے خدمت بجالانے والے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ کی جانے والی بنی نوع انسان کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

خاص طور پر مکرم ڈاکٹر میجر جنرل نسیم احمد صاحب مرحوم کی خدمات کا تذکرہ کیا جنہوں نے گھانا میں دو مرتبہ فری آئی کیمپ کا اہتمام کیا اور بہت سے آپریشن کئے۔ مفت ادویات اور عینکیں بھی مریضوں کو فراہم کی گئیں۔

اس تقریر کے بعد مہمان خصوصی نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تعلیم کے میدان میں بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے لئے مقرر کردہ نصب العین کے بارہ میں کہا کہ تعلیم کے بغیر اس نصب العین کا حصول ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ تعلیم کے میدان میں جو کردار ادا کر رہی ہے گھانا کے عوام کو اس سے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد تیسرے روز کا پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس کے اختتام پر حسب روایت مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تیسرے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کے چیئرمین مکرم عبداللہ ادریس صاحب ریجنل پریذیڈنٹ گریٹر اکرا ریجن تھے۔ مکرم عبداللہ ادریس صاحب انتہائی مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے آسٹریلیا سے تعلیم حاصل کی ہے اور آج کل محکمہ زراعت کے شعبہ حیوانات کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ابراہیم کے۔ جیسی صاحب، ہیڈماسٹر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کماسی (اشانٹی ریجن) نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صد سالہ تقریبات کا پس منظر اور اہمیت" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب احمدیہ مسلم مشن گھانا نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جنرل سیکرٹری صاحب کی رپورٹ کے بعد گھانا کے مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے نومبایعین اماموں اور نو احمدی چیفس کا تعارف کروایا گیا۔ نیز بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے گھانین احمدی دوستوں کا تعارف بھی حاضرین جلسہ سے کروایا گیا۔

مکرم و محترم امیر و مشنری انچارج صاحب نے الوداعی خطاب سے قبل پچھلے سال احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج سے فارغ التحصیل ہونے والے لوکل مشنریز میں اسناد تقسیم کیں۔

اس طرح جلسہ سالانہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والے بعض احباب جماعت کو بھی تعریفی اسناد دی گئیں۔

محترم امیر و مشنری انچارج صاحب نے الوداعی خطاب میں خاص طور پر دعوت الی اللہ کے بارہ میں زور دیا اور کہا کہ اس وقت ساری دنیا میں احمدیت کی تبلیغ زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس میدان میں جماعت احمدیہ گھانا کو بھی بڑا اہم کردار ادا کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ امسال حضور اقدس نے ہمیں ۵ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا ہے۔ اس ٹارگٹ کا حصول تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہر احمدی حقیقی داعی الی اللہ بن جائے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا نے ممبران مجلس عاملہ کی طرف سے مکرم عبدالمتین صاحب، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گھانا، نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، ڈاکٹر اور ٹیچر صاحبان اور غیر ممالک سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے گھانین احباب نے شرکت کی۔

تاثرات

جلسہ سالانہ کے اگلے روز گھانا کے مختلف علاقوں سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آنے والے چیفس نے مکرم امیر صاحب سے ملاقات کی اور اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے حسن انتظام نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ نیز کہا کہ ہم لوگ زمیندار ہیں اور مچھلی وغیرہ کا شکار بھی کرتے ہیں اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ جلسہ کے موقعہ پر ہر فرد کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے تو ہم بھی مہمانوں کے لئے مختلف اشیاء پیش کرتے۔

بعض چیفس اور اماموں نے کہا کہ اتنے بڑے اجتماع میں باہمی اخوت کی فضاء نے انہیں بہت متاثر کیا ہے کیونکہ عام طور پر جہاں چھوٹے چھوٹے اکٹھ ہوتے ہیں وہاں دنگا و فساد اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ نیز چوری چکاری کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اتنے بڑے اجتماع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آنا ایک معجزہ ہے۔ اور یہ چیز جماعت کے حسن انتظام اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہونے کی عکاسی کرتی ہے۔

جلسہ پر تشریف لانے والے تمام خصوصی مہمانوں نے بھی بستان احمد میں جلسہ کے انتظامات اور جماعت کے نظم و ضبط کی تعریف کی اور نہ صرف اس کا تذکرہ اپنی تقریروں میں کیا بلکہ باہمی گفتگو میں بھی اس امر کا اظہار کیا۔

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی مستقل رہائش کے لئے مختلف ریجنز میں پلاٹ تقسیم کئے گئے تھے کہ وہ بیرکس تعمیر کریں۔ اشانٹی ریجن نے امسال ان بیرکس کا پہلا حصہ مکمل کیا۔ اسی طرح سنٹرل ریجن اور گریٹر اکرا ریجن نے بیرکس کا پلیٹ فارم مکمل کیا۔ جن احباب نے اس کام کے لئے مال اور وقت کی قربانی پیش کی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ پر حسب روایت ہر مہمان خصوصی سٹیج پر آمد سے قبل گھانا کا قومی پرچم لہراتا اور خدام الاحمدیہ گھانا کی طرف سے پیش کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کرتا نیز مکرم امیر صاحب لوائے احمدیت لہراتے۔

جن احباب نے بھی جلسہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں کسی رنگ میں بھی خدمت کی ان سب کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ایک محتاط اندازہ کے مطابق امسال گھانا کے طول و عرض سے تشریف لانے والے ۴۶،۰۰۰ (چھیالیس ہزار) افراد نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دفتر ترجمانی
Übersetzungsbüro
Dolmetscherbüro

Sprachen:
Urdu, Punjabi, Bengali, Persisch, Englisch & Deutsch.

اردو، پنجابی، فارسی، بنگالی، انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کا انتظام۔
سرکاری، غیر سرکاری، نجی کاغذات کے معیاری ترجمے کے لئے رابطہ کریں۔

Tel.: 069-97981802
Fax: 069-97981803
Allg. vereidigter Dolmetscher & Übersetzer

Qamar Ahmad
Fleischergasse 12
60487 Frankfurt/M
Deutschland

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مصلح موعودؓ اور قبولیت دعا

۱۹۴۴ء میں سیلون کو ٹیکسٹائل برآمد کرنے والے ایک مخلص احمدی محمد زین الدین صاحب جب اپنا مال لے کر جنوبی ہندوستان کی ایک بندرگاہ پہنچے تو انہیں یہ معلوم کرکے شدید صدمہ ہوا کہ مال بردار جہاز جنگی مقاصد کے لئے طلب کرلئے گئے ہیں اور سیلون کے لئے جہازرانی بند ہوگئی ہے۔ اس اطلاع کا مطلب تھا کہ آپکا کاروبار ٹھپ ہو جاتا۔ آپ نے فوراً حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے ٹیلیگرام ارسال کیا۔ اگلے روز بذریعہ ٹیلیگرام جواب آیا "آپکا سامان سیلون پہنچ چکا ہے۔" جب آپ بندرگاہ پہنچے تو متعلقہ افسر نے کہا کہ ایک جہاز جو سمندر میں تھا، اس کا ہمیں علم نہیں تھا، وہ جیسے ہی بندرگاہ سے لگا، ہم نے سامان اس پر لاد دیا اور وہ اب سیلون پہنچ گیا ہے۔

یہ واقعہ محترم زین الدین صاحب نے خود محترم عبدالمومن صاحب سے بیان کیا تھا جن کا ایک مضمون "حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں" روزنامہ "الفضل" ۲۳ نومبر کی زینت ہے۔

مضمون نگار کے والد نے جب احمدیت قبول کی تو انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں دینی مدرسہ سے اٹھوا کر گھر میں بند کر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے گھر کو خیرباد کہہ دیا اور بہت سی تکالیف اٹھاتے ہوئے کافی عرصہ کے بعد قادیان پہنچنے میں کامیاب ہوئے اور پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوچکے ہیں۔ جب یہ واپس آئے تو خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی دی کہ اگر تم حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں دیکھ سکے تو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو تو دیکھ لیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میں نومبر ۴۹ء میں پہلی بار حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر ہوا تو عرض کیا کہ میں نیوی میں سیلر ہوں۔ حضورؓ نے دریافت فرمایا "پروموشن کہاں تک ہو سکتی ہے؟"۔ عرض کیا "لیفٹیننٹ کمانڈر تک"۔ ان دنوں نیوی کی وسعت کے لحاظ سے پروموشن بہت کم ملا کرتی تھی... لیکن میں حضورؓ کی دعا کے عین مطابق لیفٹیننٹ کمانڈر بن کر ریٹائرڈ ہوا۔

— ★ ★ ★ —

حضرت راجہ پائندے خان صاحبؓ

داراپور ضلع جہلم کے رئیس اعظم اور جاگیردار حضرت راجہ پائندے خان صاحبؓ کو حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی سے دیرینہ عقیدت تھی۔ چنانچہ جب حضرت مولوی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت پائی تو حضرت راجہ صاحبؓ بھی احمدی ہوگئے۔

حضرت مسیح موعودؑ جب جہلم تشریف لے گئے تو حضرت اقدسؑ کی رہائش اور ملاقاتیوں کیلئے لنگر وغیرہ کا سارا انتظام حضرت راجہ صاحبؓ نے بہت خوش اسلوبی سے کیا۔ یہ لنگر تین روز مسلسل جاری رہا اور تین ہزار کے قریب مہمان یہاں سے کھانا کھاتے رہے۔ حضور علیہ السلام کے قیام جہلم کے دوران ۱۱۰۰ افراد نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ حضرت راجہ صاحبؓ کا مختصر ذکر خیر بقلم ملک محمد شریف صاحب روزنامہ "الفضل" ۲۵ نومبر کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۲ دسمبر کے مطابق مکرم محمود احمد جہانگیری نے FSc میں ایبٹ آباد بورڈ میں طلباء میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت سردار عبدالرحمان صاحبؓ

"الفضل" ربوہ ۹ دسمبر ۹۶ء میں حضرت سردار عبدالرحمان صاحبؓ (سابق مہر سنگھ) کا ذکر خیر محترم محمود مجیب اصغر صاحب نے کیا ہے۔

حضرت سردار صاحبؓ ۱۸۷۲ء میں جالندھر کے ایک گاؤں میں سکھ گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ سال کی عمر میں تلاش حق کیلئے تنہا گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور مختلف لوگوں سے ملتے ملاتے حضرت مولوی خدا بخش صاحبؓ جالندھری کے پاس پہنچے جو ۱۸۸۹ء میں امام وقت کو قبول کرنے کی سعادت پاچکے تھے۔ ۱۸۹۰ء میں حضرت سردار صاحبؓ نے بھی بیعت کرلی اور پھر آپؓ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی کفالت میں آگئے۔ چنانچہ پہلے جموں گئے پھر بھیرہ آئے جہاں سے مڈل اور میٹرک کیا۔ آپکے نکاح کا اعلان بھی حضرت مولوی صاحبؓ نے ہی حضرت اقدسؑ کی موجودگی میں جموں کے خلیفہ نورالدین صاحب کے صاحبزادی سے کیا تھا۔

حضرت سردار عبدالرحمان صاحبؓ F.A. اور SAV کرنے کے بعد قادیان میں ٹیچر لگ گئے۔ بعد ازاں B.A. کیا۔ ہیڈماسٹر بن کر ۲ سال کیلئے جزائر انڈیمان بھی گئے۔ سری لنکا کا سفر بھی کیا اور پھر واپس قادیان آکر سکول میں استاد ہوگئے۔ مدرسہ احمدیہ میں انگریزی بھی پڑھائی۔ تقسیم ہند کے بعد بھلوال میں آکر آباد ہوئے۔ ۹ جون ۱۹۵۲ء کو وفات پائی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپؓ نے ۱۹۰۷ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی تھی۔

حضرت سردار عبدالرحمان صاحبؓ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ آپؓ نے بہت انقلابی اور بھرپور زندگی گزاری۔ تعلق باللہ کے بہت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ حضرت اقدسؑ کی ذاتی خدمت کی بھی آپؓ نے توفیق پائی۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے تو گویا آپؓ گھر کے ہی فرد تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ سے بھی بہت فیض اور برکت حاصل کیا۔ چند بار اسیر راہ مولیٰ بھی ہوئے لیکن کبھی دعوت الی اللہ میں سست نہ ہوئے۔

۱۹۵۰ء میں آپؓ نے اپنی اولاد کیلئے جو وصیت تحریر فرمائی وہ بہت توجہ سے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے۔ آپؓ نے لکھا کہ "اگر تم صحابہ کی برکات سے حصہ پانا چاہتے ہو تو کشتی نوح کا مطالعہ کیا کرو... ہم اسے پڑھ کر بعض ہدایت کو خط کشیدہ کر لیتے تھے اور ہفتہ بعد دیکھتے کہ وہ نقص دور ہوا یا وہ خوبی پیدا ہوئی یا نہیں...... اگر کوئی خدا تعالیٰ کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے"۔ ★

بقیہ:- جنوبی افریقہ کی عدالت کا فیصلہ

which are found in almost every country of the globe that Ahmadis are to be declared Murtad."
(Sheikh Abbas Jassiem vs Judgement MJC and Sheikh Nazim Mohammad page 122, delivered on 23rd Feb 1990)

ترجمہ میرے خیال میں غازی کا بیان باوجود اس کے اپنے اور ناظم کے بلند و بانگ دعووں کے یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ کثرت رائے سے یا دنیا بھر کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے امت مسلمہ کے مستند سکالروں کے مطابق یہ بات بلاشبہ اسلامی اصول کی صورت میں تسلیم کرلی گئی ہے کہ احمدیوں کو مرتد قرار دیا جائے۔

"Ghazi's statement that the stage at which a Muslim is to be ejected from the community (and the mosque) is 'where the over whelming majority of the ulema and the Muslim community considers him to be outside the fold of Islam' is meaningless."
(Judgement delivered on 23rd Feb. 1990, p. 117)

ترجمہ: غازی کا یہ بیان کہ ایک مسلمان کو امت مسلمہ اور مسجد سے اس وقت نکالا جا سکتا ہے جب علماء کی غالب اکثریت اور امت مسلمہ اسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہو بے معنی ہے۔

کیا وہ الفاظ شیخ ناظم نے کہے تھے؟

اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ الفاظ جو ناظم نے شادی کے موقع پر جسیم کیلئے کہے تھے کہ "وہ احمدی ہے یا احمدیوں کا ہمدرد ہے" جسیم کے لئے ہتک آمیز تھے۔ عدالت نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان الفاظ نے ساؤتھ افریقہ کی ایک مخصوص کمیونٹی کی نظروں میں اسے گرا دیا۔ مگر عام پبلک کی نظروں میں نہیں۔

جج نے ناظم محمد کے متعلق اپنے فیصلہ کے صفحہ ۶۵ پر یہ ریمارکس دیئے:

"مجھے اس بات میں ذرا شک نہیں کہ ناظم نے شادی کے واقعات اور اس میں اپنے کردار کے بارہ میں غلط بیانی سے کام لیا اور یہ کہ اس معاملہ میں جسیم اور ان کے گواہوں کے بیان کو ترجیح دینی چاہیئے۔"

جسیم کے بیانات کے بارہ میں عدالت نے کہا کہ اس کے بیانات میں بعض نقائص اور ابہام ہیں جو شاید بڑھاپے، یادداشت کی کمزوری یا واقعات کے مشاہدات میں بے ترتیبی کی وجہ سے ہیں مگر شیخ ناظم نے دانستہ طور پر سچائی سے گریز کیا ہے۔

فیصلہ

عدالت نے فیصلہ دیا کہ:

۱۔ جسیم کا مسلم جوڈیشل کونسل کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ کہ اس نے ٹرسٹیوں پر دباؤ ڈال کر اسے ملازمت سے برطرف کیا ہے ڈسمس کیا جاتا ہے۔

۲۔ جسیم کا ہتک عزت کا دعویٰ کامیاب قرار دیا جاتا ہے اور عدالت حکم دیتی ہے کہ مسلم جوڈیشل کونسل / ناظم مشترکہ طور پر یا انفرادی طور پر جسیم کو ۲۵۰۰۰ Rand دے۔

۳۔ جہاں تک عدالت کے اخراجات کا تعلق ہے اس کے فیصلہ کے لئے رجسٹرار کے ساتھ مل کر فریقین کوئی تاریخ طے کرلیں۔

دستخط

JUDGE: VAN DEN HEEVER

DATED: 23 FEBRUARY 1990

باقی آئندہ انشاء اللہ

بقیہ:- عالمی دعا کی بابرکت تقریب

کامل فصاحت و بلاغت اور ترتیب کے ساتھ اس سورۃ میں توحید کے مضمون کے ہر گوشہ پر نظر ڈالتے ہوئے اس کے خلاف ہر مضمون کو رد کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے غیر اللہ کی نفی اس کامل طور پر اس سورۃ میں کی گئی ہے کہ اس کے مضامین پر غور کرتے ہوئے، دل اور وجود پر اسے جاری کئے بغیر کوئی عبادت بھی مخلصاً لہ الدین نہیں ہو سکتی۔

سورۃ الفلق کے بیان میں فرمایا کہ مخلوق ہونے کا تصور جو کمزوری پیدا کرتا ہے اس کمزوری کا حل "قل اعوذ برب الفلق" کی دعا میں سکھا دیا گیا ہے۔ سورہ الناس کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ فرعون کے رب الناس اور پھر الٰہ ہونے کا اعلان یہ ایسا خطرہ ہے جس میں آج بھی ہم قوموں کو مبتلا دیکھ رہے ہیں۔ انہی خطرات نے الوہیت کی طرف سفر اختیار کر رکھا ہے۔

پس یہ آخری خطرہ جو آخری ہلاکت کا باعث ہے اس کے پیش نظر سورہ الناس کو آخر میں رکھا گیا۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں جو ہلاکت کی خبریں بیان ہوئی ہیں اس میں بھی یہی ہے کہ بنی نوع انسان نے جب ربوبیت، ملوکیت اور الوہیت کا اختیار سنبھال بیٹھنا ہے تب سارے جھوٹے خداؤں کی صف لپیٹ دی جائے گی اور پھر احدیت کا مضمون ایک نئی شان سے ظاہر ہوگا اور ایک ہی خدا رہ جائے گا۔ ان تنبیہات کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ آسمان پتہ نہیں کیا کیا رنگ دکھائے اگر ہماری دعائیں شامل نہ ہوں تو آسمان خون کی بارش کرے گا۔ اور ابھی بھی خون کی بارش ہو رہی ہے۔ اگر آسمان سے روشنی چاہتے ہیں تو دعائیں کر کے اس حالت کو بدلنے کی کوشش کریں۔

مباہلہ کے ذکر میں حضور نے معاند مولویوں کے بارے میں بتایا کہ "وہ کچھ بولے تو ہیں آخر" بس اب دعائیں کریں کہ آسمان بولے اور آواز سارے عالم کو سنائی دے۔ بہرے بھی اس آواز کو سننے لگیں۔ اس کا دبدبہ ایسا ہو کہ قارعہ بن کر اترے۔

آخر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت کا سرچشمہ ہیں، سراج منیر ہیں، آپ کی عجزوانکساری کے عالم کی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں کو محدود نہ کریں ان کو عالمی بنائیں۔ عالم اسلام کے لئے فتنوں سے بچنے کی دعا کریں، بنی نوع انسان کی بقاء کے لئے، دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین تحریک جدید، واقفین زندگی، شہداء احمدیت، اسیران راہ مولیٰ، بیوگان، یتامیٰ، غربا اور مساکین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر پرسوز عالمی دعا کرائی۔ اس تقریب کے جملہ مناظر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ساتھ ساتھ دکھائے جاتے رہے۔

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

21/2/97 - 2/3/97

13 SHAWWAL
Friday 21st February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Lajna Imaillah - Khairiyan Vs Sheikhupura Vs Gujranwala Vs Rabwah (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 20 (28.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : Shaan-e-Quran , Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah , (Part 2) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends -21.2.97
15.15	Bait Bazi - Rabwah Vs Rawalpindi
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 21.2.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97 (R)

14 SHAWWAL
Saturday 22nd February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Rabwah Vs Rawalpindi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech "Sahibzada Abdul Lateef Shaheed " By : Mir Abdul Rasheed Tabassum
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 21.2.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.1.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.2.97
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -8.1.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

15 SHAWWAL
Sunday 23rd February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.2.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , at Mehmood Hall , London (29.1.95) (Part 2)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 23.2.97
15.30	Around The Globe : " A Visit to the Office of Daily Al Fazl , Rabwah " (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - A Visit to Dar-ul-Ziafat, Rabwah
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz -Islamabad Vs Lahore Vs Sailkot
21.30	Dars-ul-Quran (No. 15) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London (R)
23.30	Learning Chinese

16 SHAWWAL
Monday 24th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - A Visit to Dar-ul-Ziafat, Rabwah (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : "A Visit to the Office of Daily Al Fazl , Rabwah " (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (23.2.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -A Visit to Dar-ul-Ziafat, Rabwah (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 15) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30	Highlights of Jalsa Salana , U.K. 96 (Part 6)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme : Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.3.96)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.2..97)
15.00	M.T.A. Sports - All Karachi Badminton Tournament
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Interview : Maulana Mohammed Siddique , Incharge Khilafat Library, Rabwah
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.2.97) (R)
23.00	Learning Norwegian

17 SHAWWAL
Tuesday 25th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - All Karachi Badminton Tournament (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.2.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (19.1.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.2.97)
15.00	Medical Matters : "Typhoid "
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Physical Fitness
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.2.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

18 SHAWWAL
Wednesday 26th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Typhoid "
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.2.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Maulvi Mohammad Hussain Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - "Vegetable Bhujia"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

19 SHAWWAL
Thursday 27th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Maulvi Mohammad Hussain Sahib (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (19.5.95)
08.00	Al Maidah - "Vegetable Bhujia"(R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme : Lajna Imaillah - Rawalpindi Vs Multan Vs Gujranwala
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 21 (4.5.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Mushaira Organized By Nusrat Jehan Academy, Rabwah
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

20 SHAWWAL
Friday 28th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 21 (4.5.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Mushaira Organized By Nusrat Jehan Academy , Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.2.97
15.15	Bait Bazi - Khariyan Vs Mirpur Khas
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 28.2.97 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97 (R)

21 SHAWWAL
Saturday 1st March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Khariyan Vs Mirpur Khas (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech "Institution of Khilafat " By : Sultan Mehmood Anwar
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.2.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London ; U.K. (1.2.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -29.2.97
15.30	Canadian Desk -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.2.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

22 SHAWWAL
Sunday 2nd March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.2.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Mehmood Hall , London (22.2.97)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 2.3.97
15.30	Around The Globe : Documentary on Harrapa
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Programme About Khilafat By Waqfeen-e-Nau
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz : Rabwah Vs Karachi Vs Multan
21.30	Dars-ul-Quran (No. 16) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.30	Learning Chinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344 .

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, February 21, 1997 No. 8

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

فتنہ یہودی مودودی کی شکل میں

جناب محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب "رسائل یوسفی" کا ایک اقتباس:

"اسلام میں سب سے پہلا فتنہ عبداللہ بن سبا یہودی نے برپا کیا۔ جس کی بنیاد ہی "رسول خدا کے سوا کسی انسان کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھنے" پر تھی۔ پھر اسی سبائیت کے بطن سے "فتنہ خوارج" نے جنم لیا، جو بڑی شوخ چشمی سے کہتے تھے کہ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ نے دین کو نہیں سمجھا، ہم ان سے بہتر سمجھتے ہیں۔ پھر انہی بنیادوں پر معتزلہ، مرجئہ، قدریہ وغیرہ فرقے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک نے سلف کی پیروی کو "ذہنی غلامی" تصور کیا۔ فضلوا واضلوا۔ دور حاضر میں جو نئے فرقے پیدا ہوئے ان میں اصول و نظریات کے اختلاف کے باوجود تمہیں یہی، قدر مشترک نظر آئے گی۔ سلف صالحین کا مذاق اڑانا، ان کے کاموں میں کیڑے نکالنا، ان کی حیثیت کو مجروح کرنا، ان پر تنقیدی نشتر چلانا اور ان کی پیروی کو رجعت پسندی، دقیانوسیت، قدامت پرستی، ذہنی غلامی جیسے القاب دینا دور جدید کا فیشن ہے۔ افسوس ہے کہ جناب مودودی صاحب نے بھی اپنی "اسلامی تحریک" کی بنیاد اسی نظریہ پر اٹھائی ہے"۔

(رسائل یوسفی صـ ۵۱۱ تالیف محمد یوسف لدھیانوی۔ اشاعت اپریل ۱۹۹۶ء، ناشر مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا کراچی)۔

پاکستانی مُلاّ

پروفیسر محمد اسلم صاحب سابق صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی کے قلم سے پاکستانی ملا کا تعارف:

"اب تو ہمارے ہاں ہر ملائے مسجد اپنے نام سے پہلے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ "علامہ" لکھنے لگا ہے اور اگر میری بات کا یقین نہ آئے تو عید کے روز اخبارات میں "نماز عید کے اوقات" کے کالم میں پڑھ لیجئے کہ فلاں فلاں علامہ صاحب کون کون سی مسجد میں امامت فرمائیں گے۔ ایک ایسے ہی اشتہاری علامہ کے بارے میں لوگوں نے پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے سعودی عرب کے ایک عالم سے استفسار کیا تو اس نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا "ماوجدت فیہ شیئاً الا انا" حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں مرقوم ہے کہ انہوں نے ایک مجلس میں فرمایا۔ ہم نے اپنے اکابر کو دیکھا ہے ان کے نام کے ساتھ مولوی، زیادہ ہوا تو مولانا لکھا ہوتا تھا۔ اب اس زمانے میں چار چار سطروں میں مولویوں کے القاب پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنے زمانے کے سب کچھ یہی ہیں، لیکن یاد رکھئے کہ یہ لوگ ان القاب کے نیچے اپنی جہالت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں"۔

(سفرنامہ ہند صـ ۳۰۸ مؤلفہ پروفیسر محمد اسلم صاحب ریاض برادرز اردو بازار لاہور اشاعت جولائی ۱۹۹۵ء)

تھانہ بھون میں قبرستان عشق بازاں

پروفیسر محمد اسلم صاحب تھانہ بھون کے قبرستان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے ..... حافظ ضامن شہیدؒ کے مزار پر حاضری دی۔ یہاں مجھے حافظ صاحب کا وہ مشہور قول یاد آیا کہ جب کوئی اجنبی انہیں ملنے آتا تو آپ اسے فرماتے کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھنا ہے تو شیخ محمد سے جا کر پوچھ لو، اگر تعویذ لینا ہے یا مرید ہونا ہے تو حاجی امداد اللہ کے پاس چلے جاؤ اور اگر حقہ پینا ہے تو ہمارے پاس بیٹھ جاؤ..... حافظ صاحب کے مزار سے چند قدم کے فاصلے پر ایک باغیچہ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ محو خواب ابدی ہیں۔ ان کے مزار کی پائنتی جانب ان کے بھائی اور بائیں جانب ان کی اہلیہ کی قبریں ہیں۔ پیرانی صاحبہ کے مزار سے اندازاً تین گز کے فاصلے پر جناب ظہور الحسنؒ کو جگہ ملی ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اسی قبرستان میں وصل بلگرامیؒ (م ۱۹۴۲ء) اور حکیم محمد مصطفیٰ بجنوریؒ کی قبریں ہیں۔ یہ دونوں بزرگ حضرت تھانویؒ کے چہیتے مرید تھے اور ان کی حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت تھانویؒ اس قبرستان کو "قبرستان عشق بازاں" کہا کرتے تھے"۔

(سفرنامہ ہند صـ ۳۱۶، ۳۱۷ مؤلفہ پروفیسر محمد اسلم صاحب ریاض برادرز اردو بازار لاہور۔ جولائی ۱۹۹۵ء)

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں نکاحوں کی بابرکت تقریب

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ فروری ۱۹۹۷ء کو عیدالفطر کے مبارک روز نماز ظہر و عصر کے بعد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ ان میں سے ایک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب (طوبیٰ) سلمہا اللہ کا نکاح تھا۔ حضور انور نے پہلے مکرم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر آف ملتان کی بیٹی عزیزہ مکرمہ عطیۃ النور کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا اعلان فرمایا۔ اس نکاح میں لڑکی اور لڑکے ہر دو نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو وکالت کے فرائض سرانجام دینے کی درخواست کی تھی تاہم حضور ایدہ اللہ نے لڑکی کی طرف سے مکرم نصیر احمد صاحب قمر کو اور لڑکی کی طرف سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو وکیل مقرر فرمایا۔ یہ نکاح پچھتر ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر قرار پایا۔

دوسرے نمبر پر حضور ایدہ اللہ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب سلمہا اللہ کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزم مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ابن مکرم مرزا نسیم احمد صاحب آف لاہور کے ساتھ دس لاکھ روپے (پاکستانی) حق مہر پر طے پایا۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور نکاح کے متعلق مسنون آیات کی تلاوت کے بعد خطبہ نکاح میں تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ ہی کی شرط کے ساتھ نکاح کی کامیابی اور خوشیاں وابستہ ہیں۔ حضور نے بتایا کہ تقویٰ کا مفہوم اللہ کی رضا ہی ہے۔ تقویٰ کا مفہوم بہت بلند ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نظر پر نظر رکھو۔ یہ نہ ہو تمہاری حرکت سے اللہ کا پیار جاتا رہے۔ اس خوف میں زندگی بسر کرو کہ کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو کہ اللہ اپنے پیار کی نظر ہٹالے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو نکاحوں میں فریقین کے بزرگ آباء واجداد کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ تعارف یہ بتانے کے لئے کروا رہا ہوں کہ آپ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہم کس کی اولاد ہیں اور اس تعلق سے کونسی بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں اور اس نسل سے جس کا تعلق حضرت اماں جان سے ہے یعنی میر محمد اسحاق صاحب کی بڑی بیٹی امۃ النصیر اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ اور مرزا خورشید احمد صاحب کی شادی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی سے ہوئی۔ تو دونوں طرف سے رشتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اسی طرح مکرم فاروق کھوکھر صاحب کی بچی عزیزہ عطیۃ النور کی والدہ بھی مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کی بہن ہونے کے ناطے وہی رشتے رکھتی ہیں اور خود ملک فاروق کھوکھر صاحب بھی حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے نواسے ہیں۔

حضور نے صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ کے متعلق فرمایا کہ میری سب سے چھوٹی بیٹی ہے اور جہاں تک میں نے نظر رکھی ہے بچپن میں جہاں تک تربیت کا حق ادا کر سکا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا ترس بچی ہے، دعائیں کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بسا اوقات بہت ہی پاکیزہ رویا دکھاتا ہے اس لئے میں آئندہ نسلوں کے لئے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں۔

عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ میری مرحومہ اہلیہ کے بڑے بھائی مرزا نسیم احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں اور باپ کی طرف سے ان کا رشتہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ سے ہے یعنی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادے مرزا رشید احمد صاحب کی اولاد ہیں اور دولہا کی والدہ مکرمہ شاہدہ بیگم حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں طرف کی جو باتیں میں نے بیان کی ہیں یہ بڑائی کی نہیں خوف کی باتیں ہیں۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ تمہارا سفر کن لوگوں سے شروع ہوا ہے۔ آئندہ جن کا سفر تم سے شروع ہو گا وہ بھی تو کچھ کہہ سکیں، ان کو بھی تو دل میں یہ طمانیت ہو کہ ہم خدا کے نیک بندوں کی اولاد ہیں، انہیں نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہیں۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

خوشی و مسرت کے اس موقعہ پر ادارہ الفضل انٹرنیشنل اپنی جانب سے اور جملہ قارئین الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اور جملہ افراد خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے دین و دنیا ہر پہلو سے بے حد مبارک فرمائے۔

مسجد فضل لندن میں رمضان المبارک کے درس القرآن کے اختتام پر

عالمی دعا کی بابرکت تقریب

(رپورٹ۔ بشیرالدین احمد سامی، نمائندہ الفضل برطانیہ)

مورخہ ۸ فروری ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں رمضان المبارک کا معمول کا درس القرآن آخری دور میں داخل ہوا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن پاک کی آخری تین سورتوں (الاخلاص، الفلق اور الناس) کا درس ارشاد کرتے ہوئے فرمایا جیسی توحید خالص سورہ الاخلاص میں بیان ہوئی ہے ویسی قرآن کریم کی کسی اور سورۃ میں بیان ہوتی ہوئی نظر نہیں آ رہی۔ توحید کا بیان تو ہے لیکن مختلف آیات کریمہ میں پھیلا ہوا ملتا ہے۔ لیکن ایک چھوٹی سی سورۃ میں توحید کا ایسا کامل بیان کسی اور سورۃ میں دکھائی نہیں دیتا۔ باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد